کامل طریقۂ نماز

مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہ



مکتبۃ الاسلام کراچی

کامل طریقہ نماز

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہ

اس رسالہ میں

نماز کے فضائل فرائض، واجبات اور مردوں اور
عورتوں کی نماز کا مکمل طریقہ الگ الگ تحریر کیا گیا ہے

ناشر
مکتبۃ الاسلام کراچی
فون نمبر: 35016664-5

باہتمام : شاہ محمود

مطبع : القادر پرنٹنگ پریس، کراچی

ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی

کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی

فون : 021-35016664-65

موبائل : 0300-8245793

ای میل : maktabatulislam@gmail.com

ویب سائٹ: www.maktabatulislam.com

ملنے کے پتے

- ادارۃ المعارف، دار العلوم کراچی
- دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی
- ایچ ایم سعید، پاکستان چوک، کراچی
- مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی

فہرستِ مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصدیق

حضرت مولانا سحبان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سابق ناظم دارالعلوم کراچی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد!

احقر نے عزیزی مولوی عبدالرؤف سلمہ کے ترتیب دیے ہوئے رسالہ ''کامل طریقۂ نماز'' پر سرسری نظر ڈالی، ماشاء اللہ عزیز موصوف نے اس رسالہ میں نماز کے فرائض وواجبات اور سنتیں وغیرہ سلیقہ سے جمع کی ہیں اور مردوں اور عورتوں کی نماز پڑھنے کا مفصل طریقہ بھی الگ الگ تحریر کردیا ہے۔ مردوں کی نماز کا تفصیلی طریقہ تو عام طور پر مل جاتا ہے لیکن عورتوں کی نماز کا مفصّل طریقہ عموماً نہیں ملتا، اس لحاظ سے یہ رسالہ بہت مفید اور کارآمد ہے اور مستند ومعتبر ہے، اب خواتین وحضرات کو یہ رسالہ سامنے رکھ کر اپنی نماز درست کرنی چاہیئے اور یہ رسالہ ہر

گھر میں ہونا چاہئے تاکہ فریضۂ نماز سنت کے مطابق ادا ہو اور بارگاہِ الٰہی میں باعثِ قبول ہو۔

دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی اس محنت کو قبول فرمائیں اور تمام مسلمانوں کو اس کے مطابق اپنی نماز درست کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

(حضرت مولانا) سحبان محمود (صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

سابق خادم حدیث وناظم دارالعلوم کراچی نمبر۱۴

۱۴۱۲/۱/۲۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مرتّب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد!

نماز بہت اہم عبادت ہے، اس کو سنّت کے مطابق ٹھیک ادا کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے، لیکن ہم اپنی یہ ذمہ داری پوری نہیں کرتے جس کی وجہ سے اکثر ہماری نمازیں خلافِ سنّت ادا ہوتی ہیں اور انوارِ سنت سے خالی رہتی ہیں، پھر عام لوگوں کو خصوصاً خواتین کو سنّت کے مطابق نماز ادا کرنے کا طریقہ بھی معلوم نہیں، اس لیے بھی ہماری نمازیں صحیح طریقے سے ادا نہیں ہوتیں، اگر ذرا سی توجہ کرلیں اور توجہ دیکر نماز کا صحیح طریقہ سیکھ لیں اور اس کی عادت ڈال لیں تو جتنے وقت میں ہم آج نماز پڑھتے ہیں، اتنے ہی وقت میں وہ نماز سنّت کے مطابق ادا ہوگی بلکہ اور سہولت سے ادا ہوگی اور اس کا اجر وثواب بھی کہیں زیادہ

ہوگا، لہٰذا محترم جناب مولوی اشتیاق احمد صاحب مدظلہ کی فرمائش پر یہاں نماز کے متعلق چند منتخب حدیثیں، نماز کے فرائض، واجبات، سنّتیں، مستحبات اور خواتین وحضرات کی نماز کا مکمل طریقہ تفصیل سے تحریر کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہم سب کے لیے مفید بنائیں اور اس کے مطابق اپنی نمازیں درست کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

ناچیز عبدالرؤف سکھروی عفا اللہ عنہ

۲۵ر محرم ۱۴۱۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اطاعت اور محبت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

(سورة الحشر آیت ۷)

ترجمہ

"اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو جو کچھ دیدیا کریں، اسے لے لیا کرو اور جس چیز سے تم کو منع کر دیا کریں، اس سے رک جایا کرو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے"

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(سورۂ آلِ عمران آیت ۳۱)

ترجمہ

''اے نبی! آپ لوگوں سے کہہ دیجیے: اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو! اس پر اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائیں گے اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمادیں گے اور اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے نہایت مہربان ہیں''

پہلی آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننا ضروری ہے اور دوسری آیت سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا حاصل ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے پر موقوف ہے، بس یوں سمجھیں کہ ہماری نجات اور فلاح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے میں ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے:

''میری ساری امّت جنت میں جائے گی مگر جس نے انکار کردیا، عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول (ﷺ جنت میں جانے سے) کون انکار کریگا؟ ارشاد فرمایا جس نے میری اطاعت کی، وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے (گویا) انکار ہی کیا'' (بخاری)

ایک جگہ ارشاد ہے: ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مسلمان

نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہش اس دین کے تابع نہ ہوجائے جس کو میں لیکر آیا ہوں" (مشکوٰۃ)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو نماز کے بارے میں بہت تاکیدی حکم دیا ہے، اس کا اہتمام کرنے والوں کے لیے بڑی بشارتیں دی ہیں اور نہ پڑھنے والوں کے لیے ہولناک عذاب اور وبال بیان فرمایا ہے۔ لہٰذا مذکورہ آیات اور احادیث کی روشنی میں نماز کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پڑھیے! عمل کیجیے اور فلاح پایئے!

بشارتیں اور خوشخبریاں

گناہ معاف ہونا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور پتے درختوں پر سے گر رہے تھے، آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی ہاتھ میں لی تو

اُس کے پتے اور بھی گرنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذرؓ! مسلمان بندہ جب اخلاص سے اللہ تعالیٰ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اُس سے اُس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے درخت سے گر رہے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: بتاؤ! اگر کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرتا ہو، کیا اُس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے کہ اللہ جل شانہ ان کی وجہ سے گناہوں کو زائل فرمادیتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

ابو مسلمؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ مسجد میں تشریف فرما تھے، میں نے عرض کیا کہ مجھ سے ایک صاحب نے آپ کی طرف سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد سنا ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو

کرے اور پھر فرض نماز پڑھے تو حق تعالیٰ جل شانہ اُس دن کے وہ گناہ جو چلنے سے ہوئے ہوں اور وہ گناہ جن کو اُس کے ہاتھوں نے کیا ہو اور وہ گناہ جو اُس کے کانوں سے صادر ہوئے ہوں اور وہ گناہ جن کو اُس نے آنکھوں سے کیا ہو اور وہ گناہ جو اُس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں، سب کو معاف فرمادیتے ہیں۔ تو حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ مضمون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی دفعہ سنا ہے۔ (الترغیب)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اے آدم کی اولاد! اٹھو اور جہنم کی اُس آگ کو جسے تم نے اپنے (گناہوں کی بدولت) اپنے اوپر جلانا شروع کر دیا ہے، بجھاؤ۔ چنانچہ (دیندار لوگ) اُٹھتے ہیں، وضو کرتے ہیں اور ظہر کی نماز پڑھتے ہیں، جس کی وجہ سے اُن کے گناہوں کی (صبح سے ظہر تک) مغفرت کر دی جاتی ہے، اسی طرح پھر عصر کے وقت پھر مغرب کے وقت پھر عشاء کے وقت (غرض ہر نماز کے وقت) یہی صورت ہوتی ہے۔ عشاء کے بعد لوگ سونے میں مشغول ہو جاتے ہیں، اس کے بعد اندھیرے میں بعض لوگ

بُرائیوں (زنا کاری، بدکاری وغیرہ) کی طرف چل دیتے ہیں اور بعض لوگ بھلائیوں (نماز، وظیفہ، ذکر وغیرہ) کی طرف چلنے لگتے ہیں۔

(الترغیب)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان آدمی فرض نماز کا وقت آنے پر اس کے لیے اچھی طرح وضو کرے پھر پورے خشوع اور اچھے رکوع وسجود کے ساتھ نماز ادا کرے تو وہ نماز اس کے واسطے پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی جب تک کہ وہ کسی کبیرہ گناہوں کا مرتکب نہ ہوا ہو، اور نماز کی یہ برکت اس کو ہمیشہ ہمیشہ حاصل ہوتی رہے گی۔ (مسلم شریف)

فائدہ

ان احادیث سے واضح ہوا کہ نماز ایسا مبارک عمل ہے جس کے ذریعہ نماز پڑھنے والے کے گناہ معاف ہوتے رہتے ہیں اور گناہوں کی گندگی دھلتی رہتی ہے۔ لیکن نماز کی یہ تاثیر اور برکت اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ نمازی آدمی کبیرہ گناہوں سے آلودہ نہ ہو، کیونکہ کبیرہ گناہوں کی نجاست اتنی غلیظ ہوتی ہے کہ اس کا ازالہ صرف توبہ ہی سے ہوسکتا ہے، ہاں اللہ تعالیٰ چاہے تو یونہی معاف فرمادے۔ بہرحال نماز کا

اہتمام کرنا چاہئے، نماز گناہوں کی معافی کا اہم ذریعہ ہے۔

شہید سے پہلے جنت میں جانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک قبیلہ کے دو شخص ایک ساتھ مسلمان ہوئے، ان میں سے ایک صاحب جہاد میں شہید ہوگئے اور دوسرے صاحب کا ایک سال بعد انتقال ہوا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ صاحب جن کا ایک سال بعد انتقال ہوا تھا، اُن شہید سے بھی پہلے جنت میں داخل ہوگئے تو مجھے بڑا تعجب ہوا کہ شہید کا درجہ تو بہت اونچا ہے، وہ پہلے جنت میں داخل ہوتے۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خود عرض کیا یا کسی اور نے عرض کیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جن صاحب کا بعد میں انتقال ہوا، ان کی نیکیاں نہیں دیکھتے کہ کتنی زیادہ ہوگئیں؟ ایک رمضان المبارک کے پورے روزے بھی ان کے زیادہ ہوئے اور چھ ہزار اور اتنی اتنی رکعتیں نماز کی ایک سال میں اُن کی بڑھ گئیں۔ (الترغیب)

جنت میں داخلہ کی ضمانت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے یہ فرمایا کہ میں نے تمہاری اُمت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس کا میں نے اپنے لیے عہد کرلیا ہے کہ جو شخص ان پانچ نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے گا، اُس کو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا اور جو ان نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ (الترغیب)

نماز پر جنت کا وعدہ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان بندہ اچھی طرح وضو کرے، پھر اللہ کے حضور میں کھڑے ہو کر پوری دلی توجہ اور یکسوئی کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے تو جنت اس کے لیے ضرور واجب ہو جائے گی۔ (مسلم شریف)

فائدہ

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز کی پابندی اور سنت کے مطابق اُس کی ادائیگی نمازی کے لیے جنت میں جانے کا یقینی ذریعہ ہے، لہٰذا

اس کو ضرور اپنانا چاہئے۔

نماز کی تاکید

دانستہ نماز چھوڑنا مذہب سے نکلنے کا باعث ہے

حضرت عُبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سات نصیحتیں فرمائیں، جن میں سے چار یہ ہیں: اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کا شریک کسی کو نہ بناؤ، چاہے تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں یا تم جلا دیے جاؤ یا سولی چڑھا دیے جاؤ۔ دوسرے یہ کہ جان کر نماز نہ چھوڑو، جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے وہ مذہب سے نکل جاتا ہے۔ تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرو کہ اس سے حق تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔ چوتھے یہ کہ شراب نہ پیو کہ وہ ساری خطاؤں کی جڑ ہے۔ (مشکوٰۃ)

نماز کی عظیم فضیلت

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ ہم لوگ لڑائی میں جب خیبر کو فتح کر چکے

تو لوگوں نے اپنے مال غنیمت کو نکالا جس میں متفرق سامان تھا اور قیدی تھے اور خرید وفروخت شروع ہوگئی (کہ ہر شخص اپنی ضروریات خرید نے لگا اور دوسری زائد چیزیں فروخت کرنے لگا) اتنے میں ایک صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے آج کی اس تجارت میں اس قدر نفع ہوا کہ ساری جماعت میں سے کسی کو بھی اتنا نفع نہ مل سکا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب سے پوچھا کہ کتنا کمایا؟ انہوں نے عرض کیا کہ حضور! میں سامان خریدتا رہا اور بیچتا رہا، جس میں تین سو اوقیہ[1] چاندی نفع میں بچی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں بہترین نفع کی چیز بتاؤں؟ انہوں نے عرض کیا حضور ضرور بتائیں! ارشاد فرمایا کہ فرض نماز کے بعد دو رکعت نفل۔ (ابوداؤد)

نماز چھوڑنا گھر لٹنے کے برابر ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی، وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔ (الترغیب)

(۱) اسکی مقدار اس زمانہ کے لحاظ سے ۳۱۵۰ تولہ جو تقریباً ۳۶ کلوگرام کے برابر ہے۔

تین چیزوں میں تاخیر نہ کرنا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو، ایک نماز جب اُس کا وقت ہو جائے، دوسرے جنازہ جب تیار ہو جائے، تیسرے بے نکاح عورت جب اُس کے جوڑ کا خاوند مل جائے۔ (الترغیب)

دس باتوں کی وصیت

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں کی وصیت فرمائی:

۱۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا گو تو قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔

۲۔ والدین کی نافرمانی نہ کرنا گو وہ تجھے اس کا حکم کریں کہ بیوی کو چھوڑ دے یا سارا مال خرچ کر دے۔

۳۔ فرض نماز جان کر نہ چھوڑنا، جو شخص فرض نماز جان کر چھوڑ دیتا ہے، اللہ کا ذمہ اُس سے بری ہے۔

۴۔ شراب نہ پینا کہ یہ ہر بُرائی اور فحش کی جڑ ہے۔

۵۔ اللہ کی نافرمانی نہ کرنا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا غضب اور قہر نازل ہوتا ہے۔

۶۔ لڑائی میں نہ بھاگنا، چاہے سب ساتھی مرجائیں۔

۷۔ اگر کسی جگہ وبا پھیل جائے جیسے طاعون وغیرہ تو وہاں سے نہ بھاگنا۔

۸۔ اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا۔

۹۔ تنبیہ کے واسطے اُن پر سے لکڑی نہ ہٹانا۔

۱۰۔ اللہ تعالیٰ سے ان کو ڈراتے رہنا۔ (الترغیب)

حضور ﷺ کی آخری وصیت

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ آخری وقت میں جب زبانِ مبارک سے پورے لفظ نہیں نکل رہے تھے، اُس وقت بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز اور غلاموں کے حقوق کی تاکید فرمائی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہی منقول ہے کہ آخری کلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز کی تاکید اور غلاموں کے بارے میں اللہ رب العزت سے ڈرنے کا حکم تھا۔ (جامع صغیر)

فائدہ

ان احادیث سے کس قدر نماز کی تاکید اور اہمیت معلوم ہو رہی ہے۔ اس لیے نماز کی بے حد فکر کرنی چاہئے اور وقت پر ادا کرنے کا خیال رکھنا چاہئے۔

عتاب اور عذاب

نماز نہ پڑھنا کفر کے برابر ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نماز چھوڑنا آدمی کو کفر سے ملا دیتا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے کہ بندہ کو اور کفر کو ملانے والی چیز صرف نماز چھوڑنا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے کہ ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ (الترغیب)

بے نمازی کا کافروں کے ساتھ حشر

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرے تو نماز اُس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی اور حساب پیش ہونے کے وقت حجّت ہوگی اور نجات کا سبب ہوگی اور جو شخص نماز کا اہتمام نہ کرے، اُس کیلئے قیامت کے دن نہ نور ہوگی اور نہ اُس کے پاس کوئی حجّت ہوگی اور نہ نجات کا کوئی ذریعہ ہوگا اُس کا حشر فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (الترغیب)

فرض نماز نہ پڑھنے پر سر کچلنا

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ (صبح کی نماز کے بعد) صحابہؓ سے دریافت فرماتے کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ اگر کوئی دیکھتا تو بیان کر دیتا (اور آپ ﷺ اُس کی تعبیر بیان فرما دیتے) ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب معمول دریافت فرمایا، اُس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ اُس کے بعد لمبا خواب ذکر فرمایا جس میں جنّت، دوزخ اور اُس میں مختلف قسم کے عذاب لوگوں کو ہوتے ہوئے دیکھے، منجملہ اُن کے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا ہے اور اس زور سے پتھر مارا جاتا ہے کہ وہ پتھر لڑھکتا ہوا دور جا پڑتا ہے، اتنے اُس کو اُٹھایا جاتا ہے وہ سر ویسا ہی ہو جاتا ہے تو دوبارہ اس کو زور سے مارا جاتا ہے۔ اسی طرح اس کے

ساتھ برتاؤ کیا جارہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے دونوں ساتھیوں سے دریافت فرمایا کہ یہ کون شخص ہے تو انہوں نے بتایا کہ اس شخص نے قرآن شریف پڑھا تھا اور اُس کو چھوڑ دیا تھا اور فرض نماز چھوڑ کر سو جاتا تھا۔ (الترغیب)

دو کروڑ ۸۸ لاکھ سال جہنم میں جلنا

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص نماز کو قضا کردے گو وہ بعد میں پڑھ بھی لے، پھر بھی اپنے وقت پر نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک حقب جہنم میں جلے گا، اور ایک حقب کی مقدار اسّی برس ہوتی ہے اور ایک برس تین سو ساٹھ دن کا اور قیامت کا ایک دن ایک ہزار برس کے برابر ہوگا۔ (اس حساب سے ایک حقب کی مقدار دو کروڑ اٹھاسی لاکھ برس ۲۸۸۰۰۰۰۰ ہوئی۔) (مجالس الابرار صفحہ ۳۶۵ مجلس نمبر ۵۱)۔

نمازی کیلئے پانچ انعام

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے، حق تعالیٰ شانہ پانچ طرح سے اس کا اکرام و اعزاز فرماتے ہیں:

۱۔ ایک یہ کہ اُس پر سے رزق کی تنگی ہٹادی جاتی ہے۔

۲۔ دوسرے یہ کہ عذاب قبر ہٹادیا جاتا ہے۔

۳۔ تیسرے یہ کہ قیامت کو اس کا اعمالنامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائیگا۔ اور سورۃ الحاقہ میں مفصل مذکور ہے کہ جن لوگوں کے نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے وہ نہایت جوش وخرم ہر شخص کو دکھاتے پھریں گے۔

۴۔ چوتھے یہ کہ پُل صراط پر سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے۔

۵۔ پانچویں یہ کہ حساب سے محفوظ رہیں گے۔

بے نمازی کو پندرہ قسم کا عذاب

اور جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے، اُس کو پندرہ طریقہ سے عذاب ہوتا ہے۔ پانچ طرح دنیا میں اور تین طرح سے موت کے وقت اور تین طرح قبر میں اور تین طرح قبر سے نکلنے کے بعد۔

دنیا کے پانچ عذاب

دنیا کے پانچ عذاب یہ ہیں:

۱۔ اول یہ کہ اس کی زندگی میں برکت نہیں رہتی۔

۲۔ دوسرے یہ کہ صلحاء کا نور اُس کے چہرے سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

۳۔ تیسرے یہ کہ اُس کے نیک کاموں کا اجر ہٹا دیا جاتا ہے۔

۴۔ چوتھے یہ کہ اُس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

۵۔ پانچویں یہ کہ نیک بندوں کی دعاؤں میں اُسکا استحقاق نہیں رہتا۔

موت کے وقت تین عذاب

اور موت کے وقت کے تین عذاب یہ ہیں:

۱ اول یہ کہ ذلت سے مرتا ہے۔

۲۔ دوسرے یہ کہ بھوکا مرتا ہے۔

۳۔ تیسرے یہ کہ پیاس کی شدت میں موت آتی ہے۔(اگر سمندر بھی پی لے تو بھی پیاس نہیں بجھتی)

قبر کے تین عذاب

قبر کے تین عذاب یہ ہیں:

۱۔اوّل قبر اُس پر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔

۲۔دوسرے قبر میں آگ جلادی جاتی ہے۔

۳۔تیسرے قبر میں ایک سانپ اُس پر ایسی شکل کا مسلّط ہوتا ہے جس کی آنکھیں آگ کی ہوتی ہیں اور ناخن لوہے کے اتنے لمبے کہ ایک دن پورا چل کر ان کے ختم تک پہنچا جائے۔اس کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے،وہ یہ کہتا ہے کہ مجھے میرے رب نے تجھ پر مسلط کیا ہے کہ تجھے صبح کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے آفتاب نکلنے تک مارے جاؤں اور ظہر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے عصر تک مارے جاؤں اور پھر عصر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے غروب آفتاب تک اور مغرب کی نماز کی وجہ سے عشاء تک اور عشاء کی نماز کی وجہ سے صبح تک مارے جاؤں۔ جب وہ ایک دفعہ اُس کو مارتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ مردہ ستر ہاتھ زمین میں دھنس جاتا ہے۔اسی طرح قیامت تک اس کو عذاب ہوتا رہے گا۔

قبر سے نکلنے کے بعد تین عذاب

اور قبر سے نکلنے کے بعد تین عذاب یہ ہیں:

۱۔ ایک حساب سختی سے کیا جائے گا۔

۲۔ دوسرے حق تعالیٰ شانہ کا اُس پر غصہ ہوگا۔

۳۔ تیسرے جہنم میں داخل کردیا جائے گا۔

یہ کُل چودہ عذاب ہوئے، ممکن ہے پندرہواں عذاب بھول سے رہ گیا ہو۔

اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ اُس کے چہرے پر تین سطریں لکھی ہوئی ہونگی:

پہلی سطر! او اللہ کے حق کو ضائع کرنے والے۔

دوسری سطر! او اللہ کے غصہ کے ساتھ مخصوص۔

تیسری سطر! جیسا کہ تو نے دنیا میں اللہ کے حق کو ضائع کیا، آج تو اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔ (فضائلِ نماز)

جماعت کی فضیلت واہمیت

جماعت کی نماز کا ثواب تین کروڑ نمازوں سے زیادہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ ہوتی ہے۔ (الترغیب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کی وہ نماز جو جماعت سے پڑھی گئی ہو، اُس نماز سے جو گھر میں پڑھ لی ہو یا بازار میں پڑھ لی ہو، پچیس درجہ مضاعف ہوتی ہے، اور بات یہ ہے کہ جب آدمی وضوء کرتا ہے اور وضوء کو کمال درجہ تک پہنچا دیتا ہے پھر مسجد کی طرف نماز کے ارادہ سے چلتا ہے، کوئی اور ارادہ اس کے ساتھ شامل نہیں ہوتا تو جو قدم بھی رکھتا ہے، اُس کی وجہ سے ایک نیکی بڑھ جاتی ہے اور ایک خطا معاف ہوجاتی ہے اور پھر جب نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے تو جب تک وہ باوضوء بیٹھا رہتا ہے، فرشتے اُس کے لئے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب تک آدمی نماز کے انتظار میں رہتا ہے، وہ نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے۔ (الترغیب)

فائدہ

بعض علماء نے ان احادیث کے بارے میں فرمایا ہے کہ پہلے جماعت کی نماز کا ثواب پچیس گنا تھا، بعد میں ستائیس گنا کردیا گیا اور بعض علماء نے یہ فرمایا ہے کہ حدیث بالا میں مضاعف کا ترجمہ دو چند اور دوگنا کا ہے اور مطلب یہ ہے کہ جماعت کی نماز کا ثواب پچیس مرتبہ دوگنا ہوتا چلا جاتا ہے، اس صورت میں جماعت کی ایک نماز کا ثواب تین کروڑ پینتیس لاکھ چون ہزار چار سو بتیس درجہ ہوا۔حق تعالیٰ شانہ کی رحمت سے یہ ثواب کچھ بعید نہیں جیسا کہ ایک نماز چھوڑنے پر دو کروڑ اٹھاسی لاکھ سال تک دوزخ میں جلنے کا ذکر گزر چکا ہے۔

(خلاصہ از فضائلِ نماز)

مسجد میں اہتمام جماعت سنت ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہے کہ کل قیامت کے دن اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں مسلمان بن کر حاضر ہو، وہ ان نمازوں کو ایسی جگہ ادا کرنے کا اہتمام کرے جہاں اذان ہوتی ہے یعنی مسجد میں، اسلئے کہ حق تعالیٰ شانہ نے تمہارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ایسی سنتیں جاری فرمائی ہیں جو سراسر ہدایت

ہیں، ان ہی میں سے یہ جماعت کی نمازیں بھی ہیں۔ اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے جیسا کہ فلاں شخص پڑھتا ہے تو تم نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے چھوڑنے والے ہو گے اور یہ سمجھ لو کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔

اور جو شخص اچھی طرح وضو کرے، اس کے بعد مسجد کی طرف جائے تو ہر ہر قدم پر ایک ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک ایک خطا معاف ہوگی اور ہم تو اپنا یہ حال دیکھتے تھے کہ جو شخص کھلم کھلا منافق ہوتا وہ تو جماعت سے رہ جاتا تھا (ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عام منافقوں کو بھی جماعت چھوڑنے کی ہمت نہ ہوتی تھی) یا کوئی شخص سخت بیمار ہوتا، ورنہ جو شخص دو آدمیوں کے سہارے سے گھسٹتا ہوا جا سکتا تھا، وہ بھی صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔ (الترغیب)

دو پروانے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چالیس دن اخلاص کے ساتھ اس طرح نماز با جماعت پڑھے کہ تکبیرِ اولیٰ فوت نہ ہو تو اس کو دو پروانے (پرچے) ملتے ہیں، ایک پروانہ جہنم سے چھٹکارے کا اور دوسرا

عاق سے بری ہونے کا۔ (الترغیب)

جماعت کا ثواب مل جانا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں نماز کے لیے جائے اور وہاں پہنچ کر معلوم ہو کہ جماعت ہو چکی ہے تو بھی اس کو جماعت کی نماز کا ثواب ملے گا اور اس ثواب کی وجہ سے ان لوگوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی جنہوں نے جماعت سے نماز پڑھی ہے۔ (الترغیب)

ترکِ جماعت کا وبال

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اذان کی آواز سنے اور بلا کسی عذر کے نماز کو نہ جائے (وہیں پڑھ لے) تو وہ نماز قبول نہیں ہوتی۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ عذر سے کیا مراد ہے؟ ارشاد ہوا کہ مرض ہو یا کوئی خوف ہو۔ (الترغیب)

فائدہ

مطلب یہ ہے کہ فرض تو ذمہ سے اتر جائے گا لیکن اس نماز پر جو اجر و ثواب منجانب اللہ عطا ہوتا وہ نہ ملے گا جو زبردست محرومی اور بڑی محرومی کی بات ہے۔

ظلم، کفر اور نفاق

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ سراسر ظلم ہے، کفر ہے اور نفاق ہے (اس شخص کا فعل) جو اللہ کے منادی (مؤذن) کی آواز سنے اور نماز کو نہ آئے۔ (الترغیب)

فائدہ

اس حدیث میں جماعت چھوڑنے کو کافروں اور منافقوں کا فعل بتایا ہے جو مسلمان کے لیے سخت تنبیہ اور ڈرنے کی بات ہے۔

گھروں کو جلانا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ چند جوانوں سے کہوں کہ بہت سا ایندھن اکٹھا کر کے لائیں پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو بلا عذر گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور جا کر ان کے گھروں کو جلا دوں۔ (الترغیب)

جماعت چھوڑنے والا جہنمی ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص دن بھر روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نفلیں پڑھتا ہے مگر جمعہ اور

:ماعت میں شریک نہیں ہوتا (اس کے متعلق کیا حکم ہے؟) آپ نے
فرمایا: یہ شخص جہنمی ہے۔ (الترغیب)

فائدہ

ان احادیث سے جماعت کی اہمیت اور تاکید واضح ہے۔ اس لیے ملازمت، تجارت اور زراعت کی عام مشغولیت میں جماعت چھوڑنا درست نہیں ہے کہ دنیا کی خاطر نماز باجماعت چھوڑنا بڑے خسارے اور وبال کی بات ہے۔ سمجھ لیجیے! قبر وآخرت میں نماز کام آئے گی، دنیا والے کام نہیں آئیں گے، ہم دنیا میں اکیلے آئے تھے اور اکیلے ہی جانا ہے، غور کرلیجیے!

خشوع وخضوع

نماز میں خشوع وخضوع کی بہت تاکید ہے، اس کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور خشوع اس کو کہتے ہیں کہ نمازی نماز کے اندر اپنے اختیار سے دھیان اللہ تعالیٰ کی طرف رکھے یا جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے، اس کے الفاظ یا معنی کی طرف توجہ رکھے، اپنے اختیار سے دھیان ادھر اُدھر نہ لے جائے، البتہ غیر اختیاری طور پر دھیان بھٹکنا خشوع کے خلاف نہیں

ہے۔ اور خضوع اس کو کہتے ہیں کہ نماز ادا کرنے کے دوران نمازی پر سکون واطمینان کی کیفیت قائم رہے اور تمام ارکان سکون ووقار سے ادا ہوں، عجلت اور جلد بازی نہ کی جائے۔ لیجئے! اب احادیث طیبہ سے خشوع وخضوع کی اہمیت ملاحظہ کیجیے!

نماز کی دعا اور بددعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مروی ہے کہ جو شخص نمازوں کو اپنے وقت پر پڑھے، وضو بھی اچھی طرح کرے، خشوع وخضوع سے بھی پڑھے، کھڑا بھی پورے وقار سے ہو، پھر اسی طرح رکوع وسجدہ بھی اچھی طرح اطمینان سے کرے۔ غرض ہر چیز کو اچھی طرح ادا کرے تو وہ نماز نہایت روشن چمکدار بن کر جاتی ہے اور نمازی کو دعا دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ تیری بھی ایسی ہی حفاظت کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی۔ اور جو شخص نماز کو بری طرح پڑھے، وقت کو بھی ٹال دے، وضو بھی اچھی طرح نہ کرے، رکوع وسجدہ بھی اچھی طرح نہ کرے تو وہ نماز بری صورت سے سیاہ رنگ میں بددعا دیتی ہوئی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی ایسا ہی برباد کرے جیسا تو نے

مجھے ضائع کیا۔ اس کے بعد وہ نماز پُرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ (الترغیب)

نماز میں سکون

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ نماز پڑھ رہی تھی، نماز میں ادھر اُدھر جھکنے لگی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا تو مجھے اس زور سے ڈانٹا کہ میں (ڈر کی وجہ سے) نماز توڑنے کے قریب ہوگئی، پھر ارشاد فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو اپنے تمام بدن کو سکون سے رکھے، یہود کی طرح نہ ہلے، بدن کے تمام اعضاء کا نماز میں بالکل سکون سے رہنا نماز کے پورا ہونے کا جزو ہے۔ (الجامع الصغیر)

عذاب سے حفاظت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص قیامت کے دن پانچوں نمازیں ایسی لے کر حاضر ہو کہ ان کے اوقات کی بھی حفاظت کرتا رہا ہو اور وضو کا بھی اہتمام کرتا رہا ہو اور ان نمازوں کو خشوع و خضوع سے پڑھتا رہا ہو تو حق

تعالیٰ شانہ نے عہد فرمالیا ہے کہ اُس کو عذاب نہیں دیا جائے گا اور جو ایسی نمازیں نہ لے کر حاضر ہو، اس کے لئے کوئی وعدہ نہیں ہے، چاہے اپنی رحمت سے معاف فرمادیں چاہے عذاب دیں۔ (الترغیب)

بدترین چور

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بدترین چوری کرنے والا وہ شخص ہے جو نماز سے چوری کرے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! نماز میں سے کس طرح چوری کرے گا؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اس کا رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے نہ کرے۔ (الترغیب)

خشوع اٹھ جانا

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے اس امت سے نماز کا خشوع اٹھایا جائے گا، تو دیکھے گا کہ (بھری مسجد میں) ایک شخص بھی خشوع سے نماز پڑھنے والا نہ ہوگا۔

مذکورہ تمام احادیثِ مبارکہ سے واضح ہوا کہ نماز نہایت پابندی

سے پڑھنی چاہئے اور کامل طریقہ سے پورے خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنی چاہئے۔

لیجئے! اب آپ نماز کے فرائض وواجبات پڑھیے اور پھر نماز کا کامل طریقہ پڑھیے اور اپنی نمازیں درست کیجئے۔ ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ وہ خود بھی آنے والے طریقہ کے مطابق اپنی اپنی نماز درست کریں اور اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کی نماز بھی صحیح کریں اور کبھی کبھی اپنی نماز اس کے مطابق جانچتے رہا کریں۔

نماز کے فرائض

نماز میں چھ فرض ہیں، انہیں ”ارکانِ نماز“ بھی کہتے ہیں۔

۱۔ تکبیرِ تحریمہ کہنا۔

۲۔ قیام کرنا، یعنی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا۔

۳۔ قرات کرنا، یعنی قرآن کریم کی کوئی سورت یا آیت پڑھنا۔

۴۔ رکوع کرنا۔

۵۔ دونوں سجدے کرنا۔

۶۔ قعدہ اخیرہ کرنا۔ یعنی نماز کے اخیر میں جتنی دیر التحیات میں لگتی ہے

اتنی دیر بیٹھنا۔ (از ۱تا۶ ہدایہ، درمختار

فرائض کا حکم

ان کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے ایک بھی جان کر یا بھول چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوتی بلکہ جس نماز میں کوئی فرض ادا ئیگی سے گیا ہو، اسے نئے سرے سے پڑھنا ضروری ہے۔ (شامیہ

نماز کے واجبات

نماز میں چودہ واجبات ہیں:

۱۔ فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قرات کرنا۔

۲۔ الحمد شریف پڑھنا۔

۳۔ الحمد کے بعد کوئی سورت ملانا۔

۴۔ ترتیب سے نماز پڑھنا۔

۵۔ قومہ کرنا یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا۔

۶۔ جلسہ کرنا یعنی دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔

۷۔ سکون واطمینان سے نماز پڑھنا۔

۸۔ پہلا قعدہ کرنا اگر نماز دو رکعت سے زیادہ ہو۔

۹۔ دونوں قعدہ میں ایک ایک بار التحیات پڑھنا۔

۱۰۔ جہری نمازوں جیسے فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور وترِ رمضان میں امام کو بلند آواز سے قرأت کرنا، اور سری نمازوں جیسے ظہر اور عصر، ان میں آہستہ قرأت کرنا۔

۱۱۔ قرأت کی ترتیب میں الحمد شریف سورت سے پہلے پڑھنا۔

۱۲۔ کم از کم لفظ ''السلام'' کے ذریعہ نماز ختم کرنا دوسرا اسلام بھی واجب ہے۔

۱۳۔ وتر میں دعاءِ قنوت پڑھنا۔

۱۴۔ عیدین کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

(از ۱ تا ۱۴ در مختار مع رد المحتار)

واجبات کا حکم:

ان کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے ایک بھی یا چند بھول کر چھوٹ جائیں تو سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جاتی ہے اور واجب چھوٹنے سے نماز میں جو کمی ہو گئی تھی، اس کی تلافی ہو جاتی ہے اور اگر جان بوجھ کر کوئی واجب چھوڑ دے تو پھر سجدہ سہو کرنے سے نماز نہیں ہو گی، نماز دوبارہ پڑھنی ہو گی۔ اسی طرح نماز کا کوئی واجب بھول کر چھوٹ جائے اور پھر

نماز کے آخر میں نمازی سجدہ سہو کرنا بھی بھول جائے اور سلام پھیرنے کے بعد جان کر نماز کے منافی کوئی ایسا کام کرے جس کی وجہ سے بناء نہ ہو سکے تو بھی نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (درمختار)

نماز کی سنّتیں

نماز میں تقریباً ۵۱ سنّتیں ہیں جو طحطاوی علی مراقی الفلاح سے لی گئی ہیں جن میں اکثر سنت مؤکدہ ہیں اور کچھ سنت غیر مؤکدہ۔ سمجھنے میں آسانی کے لئے انہیں چھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

قیام میں ۱۶ سنّتیں ہیں

۱۔ تکبیر تحریمہ بغیر سر جھکائے سیدھے کھڑے ہو کر کہنا۔

۲۔ قیام میں مرد کو دونوں پاؤں کے درمیان چار انگشت کا فاصلہ رکھنا۔

۳۔ مرد کو تکبیر تحریمہ کے لئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا اور عورت کو کندھوں تک اٹھانا۔

۴۔ تکبیر تحریمہ میں انگلیاں کشادہ رکھنا اور ہتھیلیوں اور انگلیوں کو قبلہ رخ رکھنا۔

۵۔ مقتدی کی تکبیرِ تحریمہ کا امام کی تکبیرِ تحریمہ سے اس طرح ملی ہونا کہ امام کے اللہ اکبر کا "بر" مقتدی کے اللہ اکبر کے "بر" سے پہلے ادا ہو جائے یعنی مقتدی کی تکبیر امام کی تکبیر کے بعد ختم ہو، امام کی تکبیر سے پہلے مقتدی کی تکبیر ختم نہ ہو۔

۶۔ تکبیرِ تحریمہ کے بعد مرد کو داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا اس طرح سے کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر ہو اور انگوٹھا اور چھنگلی کا حلقہ بنالیا جائے اور درمیان کی تین انگلیاں ملا کر کلائی کی سیدھ میں بچھالی جائیں۔

۷۔ عورت کو دونوں ہاتھ سینہ پر بغیر حلقہ بنائے اس طرح رکھنا کہ داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر ہو۔

۸۔ پہلی رکعت میں سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ الخ پڑھنا۔

۹۔ پہلی رکعت میں اعوذ باللہ الخ پڑھنا۔

۱۰۔ ہر رکعت کے شروع میں بسم اللہ الخ پڑھنا۔

۱۱۔ امام، مقتدی اور منفرد تینوں کو الحمد شریف کے ختم پر آمین کہنا۔

۱۲۔ ثناء، تعوذ، تسمیہ اور آمین کو آہستہ کہنا۔

۱۳ مقیم کو فجر اور ظہر میں طوال مفصل (از سورہ حجرات تا سورہ بروج) میں سے کوئی سورت پڑھنا اور عصر اور عشاء میں اوساط مفصل (از سورہ بروج تا بینہ) میں سے کوئی سورت پڑھنا اور مغرب میں قصار مفصل (از سورہ بینہ تا سورہ ناس) میں سے کوئی سورت پڑھنا۔

مسافر کو اختیار ہے جونسی سورت چاہے پڑھے۔

۱۴۔ فجر کی نماز میں پہلی رکعت کو دوسری رکعت کے مقابلہ میں طویل کرنا۔

۱۵۔ امام کو تکبیر تحریمہ اور دوسری تکبیریں اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ بلند آواز سے کہنا۔

۱۶۔ فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کے بعد والی رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنا اگر نماز دو رکعت سے زیادہ ہو۔

رکوع میں ۷ سنتیں ہیں

۱۔ رکوع کے لیے تکبیر کہنا۔

۲۔ دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا۔

۳۔ گھٹنے پکڑتے وقت مرد کو ہاتھ کی انگلیاں کشادہ رکھنا، عورتیں انگلیاں ملا کر رکھیں گی۔

۴۔ پنڈلیوں کو سیدھا کھڑا رکھنا۔

۵۔ پیٹھ کو پھیلانا۔

۶۔ سر اور سرین برابر رکھنا۔

۷۔ کم از کم تین بار رکوع کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا۔

قومہ میں ۵ سنّتیں ہیں

۱۔ رکوع سے اٹھنا اس طرح سے کہ بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے۔

۲۔ رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا۔

۳۔ رکوع کے بعد اطمینان سے کھڑے ہونا۔

۴۔ مقتدی اور اکیلے نماز پڑھنے والے کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا۔

۵۔ امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ بلند آواز سے کہنا اور مقتدی اور منفرد کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ آہستہ آواز سے کہنا۔

سجدہ میں ۱۰ سنّتیں ہیں

۱۔ سجدہ میں جاتے وقت اللہ اکبر کہنا۔

۲۔ سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ، پھر ناک اور

پھر پیشانی زمین پر رکھنا۔

۳۔ سجدہ میں چہرے کا دونوں ہتھیلیوں کے درمیان ہونا، اس طریقہ سے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملی ہوئی ہوں۔ (علم الفقہ حصہ دوم صفحہ ۱۷۸)

۴۔ مرد کا اپنے پیٹ کو رانوں سے، کہنیوں کو پہلو سے اور کلائیوں کو زمین سے جدا رکھنا۔

۵۔ عورتوں کا اپنے پیٹ کو رانوں سے، کہنیوں کو پہلو سے ملا کر رکھنا اور بانہوں کو زمین پر بچھا ہوا رکھنا۔

۶۔ سجدہ کی حالت میں دونوں پیروں کی انگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف رکھنا۔ (علم الفقہ حصہ دوم صفحہ ۱۷۸)

۷۔ تین مرتبہ سجدہ کی تسبیح پڑھنا۔

۸۔ سجدہ سے اُٹھنے کے لیے تکبیر کہنا۔

۹۔ سجدہ سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھ اور پھر گھٹنوں کو اٹھانا۔

۱۰۔ دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ کرنا، اس طریقہ سے کہ دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر ہوں جس طرح التحیات میں رکھتے ہیں۔

قعدہ میں ۵ سنّتیں ہیں

۱ـ مرد کا دائیں پیر کو کھڑا کرنا اور انگلیوں کو حتی الامکان قبلہ رخ رکھنا اور بائیں پیر کو بچھالینا۔

۲ـ اور عورتوں کو ”تورّک“ کرنا یعنی اپنے بائیں سرین پر بیٹھنا اور دائیں ران کو بائیں ران پر رکھنا اور بایاں پیر دائیں طرف نکال دینا اور دونوں ہاتھ بدستور رانوں پر رکھنا۔

۳ـ شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کرنا اس طریقہ سے کہ لا الٰہ کہتے وقت انگلی اٹھانا اور الا اللہ کہتے وقت گرادینا۔

۴ـ قعدۂ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا۔

۵ـ قعدۂ اخیرہ میں درود شریف کے بعد کوئی ماثورہ دعا پڑھنا۔

سلام میں ۸ سنّتیں ہیں

۱ـ سلام پھیرتے وقت دائیں اور بائیں طرف منہ پھیرنا اور منہ پھیرتے وقت پہلے دائیں طرف منہ پھیرنا پھر بائیں طرف۔

۲ـ دوسرا سلام پہلے سلام کے مقابلہ میں کچھ ہلکی آواز سے پھیرنا۔

۳۔ مقتدی کا سلام امام کے سلام کے ساتھ ملا ہونا۔

۴۔ امام کا دونوں سلاموں میں نمازیوں، فرشتوں اور نیک جنات کی نیت کرنا۔

۵۔ مقتدی کا نمازیوں، فرشتوں اور نیک جنات کے ساتھ جس طرف امام ہو اس طرف امام کی نیت بھی کرنا اور اگر بالکل سامنے ہو تو دونوں سلاموں میں اسکی نیت کرنا۔

۶۔ منفرد کو دونوں سلاموں میں صرف فرشتوں کی نیت کرنا۔

۷۔ ہر عمل دائیں طرف سے شروع کرنا۔

۸۔ مسبوق کو امام کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا۔

سنّتوں کا حکم

ان کا حکم یہ ہے کہ اگر نمازی ان میں سے کسی سنّت کو جان کر چھوڑ دے تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور سجدہ سہو بھی واجب نہیں ہوتا لیکن نماز مکروہ ہو جاتی ہے اور اگر بھول کر کوئی سنّت چھوٹ جائے تو نماز مکروہ نہیں ہوتی۔ (درمختار)

نماز کے مستحبّات

نماز میں ۷ مستحبات ہیں

۱۔ اگر کوئی عذر نہ ہو تو تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو اپنے دونوں ہاتھ آستین یا چادر وغیرہ سے نکالنا اور عورتوں کو ہاتھ باہر نہ نکالنا بلکہ چادر یا دوپٹہ وغیرہ میں چھپائے رکھنا۔

(طحطاوی علی مراقی الفلاح)

۲۔ نمازی کو بحالت نماز کھڑے ہونے کی حالت میں اپنی نگاہ سجدے کی جگہ جمائے رکھنا اور رکوع میں قدموں پر، سجدے میں ناک پر، بیٹھنے کی حالت میں اپنی گود میں اور سلام پھیرتے وقت اپنے کندھوں پر رکھنا۔ (درمختار)

۳۔ کھانسی اور جمائی کو حتی الامکان روکنا۔

جمائی روکنے میں دانتوں سے نچلے ہونٹ کو دبائیں پھر بھی نہ رُکے تو قیام کی حالت میں داہنا ہاتھ رکھ کر روکیں اور قیام کے علاوہ نماز کی باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کے ذریعے روکنے کی کوشش کریں، نیز جمائی روکنے کا ایک عمدہ اور مجرب طریقہ یہ ہے کہ جب جمائی کی ابتدا ہو تو فوراً اپنے دل میں یہ خیال کریں کہ انبیاء علیہم السلام کو کبھی جمائی نہیں آئی تو

نمائی رُک جائیگی۔صاحب قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے
رہا اس کا تجربہ کیا اور ٹھیک پایا۔علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ
ں نے بھی اس نسخہ کو آزمایا اور صحیح پایا۔آپ بھی تجربہ کرلیجیے۔

۔ جب جماعت کے لیے اقامت کہی جائے تو نمازی کس وقت کھڑے ہوں، اس میں تین آداب ہیں:

۔ اگر پہلے سے امام محراب کے قریب موجود ہو تو حی علی الفلاح تک نمازی بیٹھے رہ سکتے ہیں، حضرت امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حی علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہو جائیں۔

۔ اگر امام محراب کے قریب پہلے سے موجود نہ ہو بلکہ نمازیوں کے پیچھے سے آرہا ہو تو جس صف میں امام پہنچے وہ صف کھڑی ہوتی جائے۔

۳۔ اگر امام مسجد کے سامنے سے آرہا ہو تو جونہی اس پر نظر پڑے تو سارے نمازی کھڑے ہو جائیں۔

(درمختار وطحطاوی علی مراقی الفلاح)

۔ امام کو قد قامت الصلوٰۃ کے فوراً بعد تکبیرِ تحریمہ کہنا۔لیکن زیادہ صحیح یہ ہے کہ اقامت ختم ہونے کے بعد تکبیرِ تحریمہ کہے۔

(درمختار وطحطاوی علی مراقی الفلاح)

۶۔ پہلے اور آخری قعدہ میں وہی خاص التحیات پڑھنا جو عموماً پڑھی جاتی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

(علم الفقہ)

۷۔ وتر میں دعاءِ قنوت کی وہی خاص دعا پڑھنا جو عام طور پر معمول ہے یعنی:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ الخ اور اس کے ساتھ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ پڑھنا بھی اولیٰ ہے۔ (علم الفقہ)

مستحبات کا حکم:

ان کا حکم یہ ہے کہ انہیں اختیار کرنا افضل ہے اور چھوڑ دینے سے کوئی گناہ نہیں ہوتا اور نہ نماز میں کوئی کراہت آتی ہے۔ (درمختار)

مردوں کا طریقہ نماز

نماز دین کا ستون ہے، اس کو ٹھیک سنت کے مطابق ادا کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے، ہم لوگ بے فکری کے ساتھ نماز کے ارکان

س طرح سمجھ میں آتا ہے، ادا کرتے رہتے ہیں اور اس بات کی فکر نہیں کرتے کہ وہ ارکان مسنون طریقے سے ادا ہوں، اس کی وجہ سے ہماری مازیں سنت کے انوار و برکات سے محروم رہتی ہیں، حالانکہ ان ارکان کو ھیک ٹھیک ادا کرنے سے نہ وقت زیادہ خرچ ہوتا ہے، نہ محنت زیادہ وتی ہے، بس ذرا سی توجہ کی بات ہے، لہٰذا ذیل میں سنت کے مطابق ماز پڑھنے کا نہایت آسان طریقہ تحریر کیا جاتا ہے، ذرا سی توجہ اور ادت ڈالنے سے ہماری نماز سنت کے مطابق ہوسکتی ہے۔

نماز شروع کرنے سے پہلے

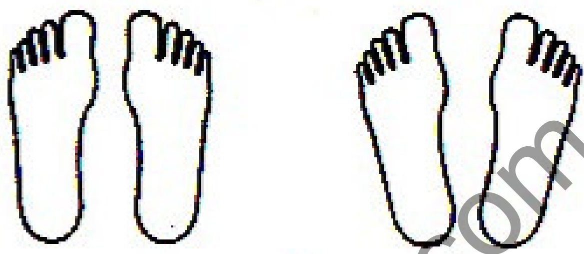
یہ باتیں یاد رکھیے اور ان پر عمل کا اطمینان کر لیجئے!

۔ آپ کا رخ قبلے کی طرف ہونا ضروری ہے۔

ا۔ آپ کو سیدھا کھڑا ہونا چاہئے اور آپ کی نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہئے، گردن کو جھکا کر ٹھوڑی سینے سے لگا لینا مکروہ ہے، اور بلاوجہ سینے کو جھکا کر کھڑا ہونا بھی درست نہیں۔ اس طرح سیدھے کھڑے ہوں کہ نظر سجدے کی جگہ پر رہے۔

۳۔ آپ کے پاؤں کی انگلیوں کا رُخ بھی قبلے کی جانب رہے (پاؤں کو دائیں بائیں ترچھا رکھنا خلاف سنت ہے) دونوں پاؤں قبلہ رخ ہونے چاہئیں۔

صحیح طریقہ غلط طریقہ



۴۔ دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار اُنگل کا فاصلہ ہونا چاہئے۔

۵۔ جماعت کی صورت میں اس بات کا بھی اطمینان کرلیں کہ دائیں بائیں کھڑے ہونے والوں کے بازوؤں کے ساتھ آپ کے بازو ملے ہوئے ہیں اور بیچ میں کوئی خلا نہیں ہے۔

۶۔ پاجامے کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا ہر حالت میں ناجائز ہے، ظاہر ہے کہ نماز میں اس کی شناعت اور بڑھ جاتی ہے، لہٰذا اس کا اطمینان کرلیں کہ پاجامہ ٹخنے سے اونچا ہے۔

۷۔ ہاتھ کی آستینیں پوری طرح ڈھکی ہوئی ہونی چاہئیں، صرف ہاتھ کھلے رہیں۔ بعض لوگ آستینیں چڑھا کر نماز پڑھتے ہیں، یہ

طریقہ درست نہیں ہے۔

۸۔ ایسے کپڑے پہن کر نماز میں کھڑے ہونا مکروہ ہے جنہیں پہن کر انسان لوگوں کے سامنے نہ جاتا ہو۔

نماز شروع کرتے وقت

۱۔ دل میں نیت کرلیں کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں، زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں بہتر ہے۔

۲۔ ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رُخ قبلے کی طرف ہو، اور انگوٹھوں کے سرے کان کی لَو سے یا تو بالکل مل جائیں یا اُس کے برابر آجائیں اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں۔

بعض لوگ ہتھیلیوں کا رُخ قبلے کی طرف کرنے کے بجائے کانوں کی طرف کرلیتے ہیں، بعض لوگ کانوں کو ہاتھوں سے ڈھک لیتے ہیں، بعض لوگ ہاتھ پوری طرح کانوں تک اُٹھائے بغیر ہلکا سا اشارہ کرلیتے ہیں، بعض لوگ کان کی لَو کو ہاتھوں سے پکڑ لیتے ہیں۔

یہ سب طریقے غلط اور خلافِ سنت ہیں، ان کو چھوڑنا چاہئے۔

۳۔ مذکورہ بالا طریقے پر ہاتھ اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہیں، پھر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں پہنچے (گٹے) کے گرد حلقہ بنا کر اُسے پکڑ لیں اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح پھیلا دیں کہ تینوں انگلیوں کا رُخ کہنی کی طرف رہے۔

۴۔ دونوں ہاتھوں کو ناف سے ذرا نیچے رکھ کر مذکورہ بالا طریقے سے باندھ لیں۔

کھڑے ہونے کی حالت میں

۱۔ اگر اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں یا امامت کر رہے ہوں تو پہلے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ الخ، پھر اعوذ باللہ، پھر بسم اللہ پڑھیں، پھر سورۂ فاتحہ، پھر کوئی اور سورت پڑھیں، اور اگر کسی امام کے پیچھے ہوں تو صرف سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھ کر خاموش ہو جائیں اور امام کی قراءت کو دھیان لگا کر سنیں۔ اگر امام زور سے نہ پڑھ رہا ہو تو زبان ہلائے بغیر دل ہی دل میں سورۂ فاتحہ کا دھیان کیئے رکھیں۔

۲۔ جب خود قراءت کر رہے ہوں تو سورہ فاتحہ پڑھتے وقت بہتر یہ ہے کہ ہر آیت پر رک کر سانس توڑ دیں، پھر دوسری آیت پڑھیں، کئی کئی آیتیں ایک سانس میں نہ پڑھیں۔ مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پر سانس توڑ دیں، پھر الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پر، پھر مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ پر۔ اس طرح پوری سورۃ فاتحہ پڑھیں، لیکن اس کے بعد کی قراءت میں اگر ایک سانس میں ایک سے زیادہ آیتیں بھی پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں۔

۳۔ بغیر کسی ضرورت کے جسم کے کسی حصے کو حرکت نہ دیں، جتنے سکون کے ساتھ کھڑے ہوں، اتنا ہی بہتر ہے۔ اگر کھجلی وغیرہ کی ضرورت ہو تو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں اور وہ بھی صرف سخت ضرورت کے وقت اور کم سے کم۔

۴۔ جسم کا سارا زور ایک پاؤں پر دے کر دوسرے پاؤں کو اس طرح ڈھیلا چھوڑ دینا کہ اس میں خم آجائے، نماز کے ادب کے خلاف ہے، اس سے پرہیز کریں، یا تو دونوں پاؤں پر برابر زور دیں یا ایک پاؤں پر زور دیں تو اس طرح کہ دوسرے پاؤں میں خم پیدا

نہ ہو۔

۷۔ جمائی آنے لگے تو اُس کو روکنے کی پوری کوشش کریں۔

۸۔ کھڑے ہونے کی حالت میں نظریں سجدے کی جگہ پر رکھیں، اِدھر اُدھر یا سامنے دیکھنے سے پرہیز کریں۔

رکوع میں

رکوع میں ان باتوں کا خاص خیال رکھیں:

۱۔ اپنے اوپر کے دھڑ کو اس حد تک جھکائیں کہ گردن اور پشت تقریباً ایک سطح پر آجائے، نہ اس سے زیادہ جھکیں اور نہ اس سے کم۔

۲۔ رکوع کی حالت میں گردن کو اتنا نہ جھکائیں کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے اور نہ اتنی اوپر رکھیں کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے، بلکہ گردن اور کمر ایک سطح پر ہونی چاہئیں۔

۳۔ رکوع میں پاؤں سیدھے رکھیں، ان میں خم نہ ہونا چاہئے۔

۴۔ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھیں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں۔ یعنی ہر دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو اور اس

طرح دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو پکڑ لیں۔

۵۔ رکوع کی حالت میں کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے رہنے چاہئیں، ان میں خم نہیں آنا چاہئے۔

۶۔ کم از کم اتنی دیر رکوع میں رکیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہا جا سکے۔

۷۔ رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہونی چاہئیں۔

۸۔ دونوں پاؤں پر زور برابر رہنا چاہئے اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل رہنے چاہئیں۔

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت

۱۔ رکوع سے کھڑے ہوتے وقت اتنے سیدھے ہو جائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے۔

۲۔ اس حالت میں بھی نظر سجدے کی جگہ پر رہنی چاہئے۔

۳۔ بعض لوگ کھڑے ہوتے وقت کھڑے ہونے کے بجائے کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کرتے ہیں اور جسم کے جھکاؤ کی

حالت ہی میں سجدے کے لئے چلے جاتے ہیں، ان کے ذمے نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے، کیونکہ سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے۔ لہٰذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں، جب تک سیدھے ہونے کا اطمینان نہ ہو جائے، سجدے میں نہ جائیں۔

سجدے میں جاتے وقت

سجدے میں جاتے وقت اس طریقے کا خیال رکھیں کہ:

۱۔ سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر انہیں زمین کی طرف اس طرح لے جائیں کہ سینہ آگے کو نہ جھکے، جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں، اُس کے بعد سینے کو جھکائیں۔

۲۔ جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں، اس وقت تک اوپر کے دھڑ کو جھکانے سے حتی الامکان پرہیز کریں۔

آج کل سجدے میں جانے کے اس مخصوص ادب سے بے پروائی بہت عام ہوگئی ہے، اکثر لوگ شروع ہی سے سینہ آگے کو جھکا کر سجدے میں جاتے ہیں لیکن صحیح طریقہ وہی ہے جو نمبر ۱ اور نمبر ۲ میں بیان کیا گیا، بغیر کسی عذر کے اس کو نہ چھوڑنا چاہئے۔

۳۔ گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔

سجدے میں

۱۔ سجدے میں سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لَو کے سامنے ہو جائیں۔

۲۔ سجدے میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند ہونی چاہئیں، یعنی انگلیاں بالکل ملی ہوئی ہوں اور ان کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

۳۔ اُنگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہونا چاہیے۔

۴۔ کہنیاں زمین سے اٹھی ہونی چاہئیں، کہنیوں کو زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔

۵۔ دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہٹے ہوئے ہونے چاہئیں، انہیں پہلوؤں سے بالکل ملا کر نہ رکھیں۔

۶۔ کہنیوں کو دائیں بائیں اتنی دور تک بھی نہ پھیلائیں جس سے برابر کے نماز پڑھنے والوں کو تکلیف ہو۔

۷۔ رانیں پیٹ سے ملی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں، پیٹ اور رانیں الگ الگ رکھی جائیں۔

۸۔ پورے سجدے کے دوران ناک زمین پر ٹکی رہے، زمین سے نہ اُٹھے۔

۹۔ دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھے جائیں کہ ایڑھیاں اوپر ہوں اور تمام انگلیاں اچھی طرح مُڑ کر قبلہ رخ ہوگئی ہوں۔ جو لوگ اپنے پاؤں کی بناوٹ کی وجہ سے تمام انگلیاں موڑنے پر قادر نہ ہوں، وہ جتنی موڑ سکیں، اتنی موڑنے کا اہتمام کریں، بلا وجہ انگلیوں کو سیدھا زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔

۱۰ اس بات کا خیال رکھیں کہ سجدے کے دوران پاؤں زمین سے اٹھنے نہ پائیں، بعض لوگ اس طرح سجدہ کرتے ہیں کہ پاؤں کی کوئی انگلی ایک لمحہ کے لیے بھی زمین پر نہیں ٹکتی، اس طرح سجدہ ادا نہیں ہوتا، اور نتیجۃً نماز بھی نہیں ہوتی۔ اس سے اہتمام کے ساتھ پرہیز کریں۔

۱۱۔ سجدے کی حالت میں کم از کم اتنی دیر گزاریں کہ تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اطمینان کے ساتھ کہہ سکیں۔ پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اٹھالینا منع ہے۔

دونوں سجدوں کے درمیان

۱۔ ایک سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے دوزانو سیدھے بیٹھ جائیں، پھر دوسرا سجدہ کریں۔ ذرا سا سر اٹھا کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کر لینا گناہ ہے اور اسطرح کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔

۲۔ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کرلیں کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہو جائیں۔ بعض لوگ دونوں پاؤں کھڑے کر کے ان کی ایڑھیوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ طریقہ صحیح نہیں۔

۳۔ بیٹھنے کے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے ہونے چاہئیں، مگر انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئی نہ ہوں بلکہ انگلیوں کے آخری سرے گھٹنے کے ابتدائی کنارے تک پہنچ جائیں۔

۴۔ بیٹھنے کے وقت نظریں اپنی گود کی طرف ہونی چاہئیں۔

۵۔ اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ سبحان اللہ کہا جا سکے، اور اگر اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ

وَاسْتُرْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ پڑھا جاسکے تو بہتر ہے لیکن فرض نمازوں میں یہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، نفلوں میں پڑھ لینا بہتر ہے۔

دوسرا سجدہ اور اس سے اٹھنا

۱۔ دوسرے سجدے میں بھی اس طرح جائیں کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔

۲۔ سجدے کی ہیئت وہی ہونی چاہئے جو پہلے سجدے میں بیان کی گئی ہے۔

۳۔ سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائیں، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔

۴۔ اُٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لینا بہتر ہے، لیکن اگر جسم بھاری ہو یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے مشکل ہو تو سہارا لینا بھی جائز ہے۔

۵۔ اٹھنے کے بعد ہر رکعت کے شروع میں سورۂ فاتحہ سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھیں۔

قعدے میں

۱۔ قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہوگا جو سجدوں کے بیچ میں بیٹھنے کا ذکر کیا گیا۔

۲۔ التحیات پڑھتے وقت جب "اشھد ان لا" پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں اور "الا اللہ" پر گرادیں۔

۳۔ اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں، چھنگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کرلیں اور شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائیں کہ انگلی قبلے کی طرف جھکی ہوئی ہو۔ بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ اٹھانی چاہئے۔

۴۔ "الا اللہ" کہتے وقت شہادت کی انگلی تو نیچے کرلیں لیکن باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی تھی، اس کو آخر تک برقرار رکھیں۔

سلام پھیرتے وقت

۱۔ دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے

بیٹھے آدمی کو آپ کے رخسار نظر آجائیں۔

۲۔ سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہونی چاہئیں۔

۳۔ جب دائیں طرف گردن پھیر کر "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہیں تو یہ نیت کریں کہ دائیں طرف جو انسان اور فرشتے ہیں، ان کو سلام کر رہے ہیں، اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود انسانوں اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔

دعا کا طریقہ

۱۔ دعا کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے جائیں کہ وہ سینے کے سامنے آجائیں، دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی سا فاصلہ ہو، نہ ہاتھوں کو بالکل ملائیں اور نہ دونوں کے درمیان زیادہ فاصلہ رکھیں۔

۲۔ دعا کرتے وقت ہاتھوں کے اندرونی حصے کو چہرے کے سامنے رکھیں۔

(ماخوذ: از اول تا آخر "نمازیں سنت کے مطابق ادا کیجئے")

فرض نمازوں کے بعد کی دعا کا ثبوت

فرض نمازوں کے بعد جو دعا کی جاتی ہے، اس کے بارے میں بعض لوگوں کو یہ تردد ہوتا ہے کہ اس دعا کا کوئی ثبوت نہیں ہے، یہ بعد کے لوگوں کی ایجاد ہے، اس لیے قابلِ ترک ہے، حالانکہ یہ بات نہیں، فرض نمازوں کے بعد دعا کرنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وعمل سے ثابت ہے۔ چند احادیث ملاحظہ ہوں:

حدیث: عن ابی امامة قال قیل یا رسول اللہ ای الدعاء اسمع؟ قال جوف اللیل الاخر ودبر الصلوت المکتوبات هذا حدیث حسن. (رواہ الترمذی ص ۲۰۹، ج-۱)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (کہ حضور کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کس وقت کی دعاء زیادہ قبول ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: رات کے آخری حصہ کی دعا اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا (زیادہ مقبول ہے)۔

(ف) اس حدیث سے یہ بات صاف طور پر معلوم ہوئی کہ فرض نماز کے بعد قبولیتِ دعا کا بہت ہی خاص وقت ہے، اس وقت دعا مانگنی

چاہئے، اس وقت میں دعا کے قبول ہونے کی زیادہ اُمید ہے۔

حدیث: عن المغیرةؓ بن شعبة قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا فرغ من الصلوٰة وسلم قال لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیٔ قدیر اللهم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد. ولفظ البخاری فی کتاب الاعتصام انه صلی الله علیه وسلم کان یقول هذه الکلمات دبر کل صلوٰة ولفظ البخاری فی کتاب الصلوٰة فی دبر کل صلوٰة مکتوبة. (رواه البخاری ص ۹۳۷ ج-۲ ومسلم ص ۲۱۸ ج-۱ وابوداؤد والنسائی)

ترجمہ: حضرت مغیرة بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْـدَهٗ لَا شَـرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَـهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا

مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو کچھ آپ عطا فرمائیں اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو آپ روکیں اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی مالدار کو تیرے عذاب سے مالداری نہیں بچا سکتی۔

بخاری کی کتاب الاعتصام میں اس روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات ہر نماز کے بعد کہتے تھے اور بخاری کی کتاب الصلوٰۃ میں یہ روایت ان لفظوں سے ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات کہتے تھے۔

(ف) اس حدیث سے ہر فرض نماز کے بعد دعا مانگنا ثابت ہوتا ہے خواہ اس کے بعد سنتیں ہوں یا نہ ہوں۔ اسی طرح لفظ "اذا سلم" سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ سنتوں سے پہلے یہ دعا ہوتی تھی اور حمد وثنا اور

ذکر افضل ترین دعا ہے۔ سخی کی تعریف اس سے مانگنا ہی ہوتا ہے۔

اور حضرت امام طبرانیؒ نے المعجم الکبیر میں اور علامہ ہیثمیؒ نے مجمع الزوائد (۱۰/۱۶۹) میں اور علامہ سیوطیؒ نے اپنے رسالہ ''فض الوعاء فی احادیث رفع الیدین فی الدعاء'' میں (صفحہ ۸۶) پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درج ذیل روایت ذکر فرمائی ہے:

۴۲. عن محمد بن یحییٰ الاسلمی قال: رأیت عبداللہ بن الزبیر ورأی رجلا رافعا یدیه یدعو قبل ان یفرغ من صلاته، فلما فرغ منها قال:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لم یکن یرفع یدیه حتی یفرغ من صلاته. رجاله ثقات.

قال الهیثمی فی مجمع الزوائد (۱۰/۱۶۹) رواه الطبرانی وترجم له. فقاله محمد بن ابی یحییٰ الاسلمی عن عبداللہ بن الزبیر، ورجاله ثقات (فض الوعاء ۱ ص-۸۶)

ترجمہ

حضرت محمد بن یحییٰ اسلمیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ

بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اور انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی ہاتھ اٹھائے دُعا کر رہا ہے، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک نماز سے فارغ نہ ہوتے تھے، اس وقت تک (دُعا کے لیے) ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے (لہٰذا تم بھی ایسا ہی کیا کرو)۔

(ف) اس حدیث کے تمام راوی ثقہ اور معتبر ہیں اور یہ حدیث صحیح ہے اور اس حدیث سے فرض نماز کے بعد کی جانے والی دعا میں ہاتھ اٹھانا واضح طور پر ثابت ہے۔ نیز مطلق دعا میں بھی ہاتھ اٹھانا صحیح احادیث سے ثابت ہے جس میں فرائض کے بعد کی دعا بھی شامل ہے، اس لیے فرض نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بلاشبہ درست ہے۔

ان احادیث طیبہ اور دیگر احادیث صحیحہ کی بنا پر فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعا کرنے کا جو طریقہ رائج ہے، یہ درست ہے اور اس کو بدعت کہنا صحیح نہیں، محققین علماء اور فقہاء دارالعلوم دیوبند کی یہی تحقیق ہے اور اسی پر ان کا عمل ہے۔ اس موضوع پر ان حضرات کے مدلل فتاویٰ

اور تحقیقی رسائل موجود ہیں مثلاً حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک رسالہ "استحباب الدعوات عقیب الصلوٰۃ" ہے اور ایک رسالہ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کا "النفائس المرغوبہ فی حکم الدعاء بعد المکتوبہ" ہے جس پر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابر علماء کرامؒ کی تصدیقات ہیں اور اس رسالہ کا ایک ضمیمہ ہے جس میں ایک سو سے زیادہ بڑے بڑے علماء کرام رحمہم اللہ کے تحقیقی فتاویٰ درج ہیں۔ ان تمام اکابر فقہاء کرامؒ نے احادیث طیبہ اور چاروں اماموں کی معتبر کتابوں کے حوالوں سے فرائض کے بعد کی جانے والے دعا کو نہ صرف جائز بلکہ سنتِ مستحبہ قرار دیا ہے۔

اور ان اکابر نے ان رسائل میں ایسی واضح واضح احادیث جمع فرمائی ہیں جن سے امام، مقتدی اور منفرد سب کے واسطے فرض نماز کے بعد دعا کا سنّت ہونا ثابت ہوتا ہے، اس لیے سب کو دعا کرنی چاہئے اور جب فرائض کے بعد امام اور مقتدی اس سنّت پر عمل کرتے ہوئے دعا کریں گے تو ضمناً خود بخود اجتماع ہو جائے گا لیکن یہ اجتماع ایک ضمنی چیز ہے اور جائز ہے، اس کے لیے الگ سے صریح اور مستقل ثبوت کا طالب

ہونا اور ثبوت نہ ملنے پر اس کو بدعت قرار دینا درست نہیں بلکہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرائض کے بعد ہونے والی اجتماعی دعا کے بارے میں ایک رسالہ عربی زبان میں تحریر کیا ہے۔ جس کا نام:

"التحفة المرغوبة فی افضلية الدعاء بعد المكتوبة"

ہے، اس میں مخدوم صاحبؒ نے اس اجتماعی دعا کے بدعت قرار دینے والوں کو بھی مفصل جواب دیا ہے۔ چنانچہ ان کے جواب کا اردو میں خلاصہ یہ ہے کہ

فرائض کے بعد اجتماعی دعا کے تمام اجزاء یعنی نفس دعا اور دونوں ہاتھ اٹھانا اور آمین کہنا اور ختم دعا پر دونوں ہاتھ چہرہ پر پھیرنا، سب احادیث طیبہ سے ثابت ہے، لہٰذا اس کے مجموعہ کو بدعت کہنا درست نہیں۔

البتہ یہ دعا آہستہ اور چپکے چپکے مانگنا افضل ہے، کیونکہ قرآن وسنت میں اس کی زیادہ ترغیب دی گئی ہے اور اگر کبھی کبھی امام بلند آواز سے دعا کرے اور مقتدی اس پر آمین کہیں تو تعلیماً یہ بھی جائز ہے، لیکن واضح رہے کہ فرائض کے بعد کی مذکورہ دعا کا درجہ تفصیل بالا کی روشنی میں بہت سے بہت سنتِ مستحبہ ہے، لہٰذا اس دعا کو اس کے اسی درجہ میں رکھتے

ہوئے کرنا چاہئے۔

بعض لوگ اس دعا کو فرض و واجب کی طرح ضروری سمجھتے ہیں اور اسی درجہ میں اس پر عمل کرتے ہیں، سو یہ واجبُ الترک ہے، اسی طرح بعض لوگ اس کا التزام کرتے ہیں کہ امام اور مقتدی سب مل کر ہی دعا کریں، ابتداء بھی ساتھ ہو اور انتہا بھی ساتھ ہو جیسا کہ بعض مساجد میں دیکھا جاتا ہے کہ امام کی دعا کے شروع میں مؤذن زور سے اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پڑھتا ہے اور جب امام دعا ختم کرتا ہے تو بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پکار کر کہتا ہے، اس کو ترک کرنا ضروری ہے، کیونکہ اس التزام کا نتیجہ یہ ہے کہ مقتدی امام کی دعا کا انتظار کرتے رہتے ہیں، کوئی مقتدی امام کی دعا سے پہلے اپنی دعا نہیں کر سکتا، ورنہ لوگ اس پر طعن کرتے ہیں اور اس کے اس عمل کو معیوب سمجھتے ہیں، حالانکہ اوپر لکھا جا چکا ہے کہ اس دعا میں اجتماع اصل مقصود نہیں بلکہ وہ ایک ضمنی چیز ہے، لہٰذا تابع کو اصل دعا کے درجہ سے آگے بڑھانا بھی درست نہیں، جتنی دیر چاہے امام دعا کرے اور جتنی دیر چاہے مقتدی دعا مانگے، دونوں ایک دوسرے کے تابع نہیں ہیں، مقتدی کو اختیار ہے کہ اپنی مختصر دعا مانگ کر

چلا جائے اور چاہے امام کے ساتھ دعا ختم کرے اور چاہے امام کی دعا سے زیادہ دیر تک دعا کرتا رہے، ہر طرح جائز ہے اور ہر طرح فرائض کے بعد کی یہ سنتِ مستحبہ ادا ہو جاتی ہے اور جو لوگ فرض نماز کے بعد بالکل دعا نہیں کرتے بلکہ دعا کرنے کو بدعت سمجھتے ہیں، ان کا ایسا سمجھنا حد سے تجاوز ہے اور احادیث طیبہ کے اور سنت کے خلاف ہے۔

خواتین کے طریقۂ نماز کا ثبوت

مردوں کے مسنون طریقۂ نماز کے بعد خواتین کا طریقۂ نماز آگے آرہا ہے۔ اس سے پہلے ایک سوال اور تفصیلی جواب لکھا جاتا ہے جس میں خواتین کے طریقۂ نماز کا مردوں کے طریقۂ نماز سے جدا ہونا احادیثِ طیبہ اور آثارِ صحابہ سے ثابت ہے اور یہ اس بناء پر لکھا جارہا ہے کہ اکثر غیر مقلد مسلمانوں کو خصوصاً عورتوں کو یہ تاثر دیتے رہتے ہیں کہ عورتوں اور مردوں کے نماز ادا کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ چنانچہ ان کی غیر مقلد عورتیں مردوں کی طرح نماز ادا کرتی ہیں اور یہ محض ناواقفیت پر مبنی ہے، لہٰذا اس تفصیلی وضاحت کے بعد غیر مقلد عورتوں کو ان احادیث وآثار کی پیروی کرنی چاہئے اور حق کو قبول کرنا چاہئے اور حنفی مذہب رکھنے والی خواتین کو پورا اطمینان رکھنا چاہئے کہ ان کا طریقہ بالکل صحیح ہے اور شریعت کے مطابق ہے۔ لیجئے سوال وجواب پڑھیے!!

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ......لڑکی حنفی مذہب سے تعلق رکھتی ہے، اس کا شوہر غیر مقلد ہے اور وہ اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ تم مردوں کی طرح نماز پڑھا کرو، عورتوں کی نماز کا طریقہ مردوں کی نماز کے طریقہ کے مطابق ہے، کیونکہ عورتوں کی نماز کا طریقہ مردوں سے جدا ہونا ثابت نہیں ہے۔ اب آپ بتایئے کہ حنفی لڑکی کو شوہر کے حکم کے مطابق اپنی نماز مردوں کی طرح پڑھنی چاہیے یا نہیں؟ اور حنفی بیوی کو غیر مقلد شوہر کا مذکورہ حکم ماننا ضروری ہے یا نہیں؟

اور نیز حنفی مذہب میں عورت کی نماز کا طریقہ مردوں کی نماز کے طریقے سے جدا ہونا احادیث سے ثابت ہے یا نہیں؟ مفصل اور مدلل جواب دے کر مطمئن فرمائیں!

جزاکم اللہ تعالیٰ

احقر عبدالحلیم۔ ڈھرکی سندھ

الجواب حامداً ومصلیاً:

مذکورہ صورت میں اہل حدیث شوہر کا اپنی حنفی بیوی کو مردوں کے طریقہ سے نماز پڑھنے پر مجبور کرنا جائز نہیں، کیونکہ عورتوں کی نماز کا طریقہ بالکل مردوں کی نماز کی طرح ہونا صراحۃً ثابت نہیں بلکہ خواتین کی نماز کا طریقہ مردوں کے طریقے سے جدا ہونا بہت سی احادیث اور آثارِ صحابہ وتابعین سے ثابت ہے اور چاروں ائمہ فقہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ اس پر متفق ہیں۔ تفصیل ذیل میں ہے:

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ انہ سئل کیف کان النساء یصلین علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کن یتربعن ثم امرن ان یحتفزن. (جامع المسانید، جلد ۱، ص ۹۷)

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ خواتین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں کس طرح نماز پڑھا کرتی تھیں تو انہوں نے فرمایا کہ پہلے چار زانو ہو کر بیٹھتی تھیں پھر انہیں حکم دیا گیا کہ خوب سمٹ کر نماز ادا کریں۔ (جامع المسانید صفحہ ۹۷ ج ۱)

(۲) وعن وائل بن حجر رضی الله عنه قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا وائل بن حجر! اذا صلّیت فاجعل یدیک حذاء اذنیک والمرأة تجعل یدیها حذاء ثدییها.

ترجمہ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز کا طریقہ سکھلایا تو) فرمایا کہ اے وائل بن حجر! جب تم نماز شروع کرو تو اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور عورت اپنے ہاتھ چھاتیوں تک اٹھائے۔ (مجمع الزوائد ۱۰۳۔ج۲)

(۳) عن یزید ابن ابی حبیب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مر علی امرأتین تصلیان فقال اذا سجدتما فضُمّا بعض اللحم الی الارض فان المرأة لیست فی ذالک کالرجل. (السنن الکبری للبیهقی: ج ۲، ص ۲۲۳)

ترجمہ

حضرت یزید بن ابی حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کے بعض حصوں کو زمین سے چمٹادو، اس لیے کہ اس میں عورت مرد کے مانند نہیں ہے (السنن للبیہقی صفحہ ۲۲۳ ج ۲۔ اعلاء السنن بحوالہ مراسیل ابی داؤد صفحہ ۱۹ ج ۳)

(۴) عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلست المرأۃ فی الصلاۃ وضعت فخذھا علی فخذھا الاخری واذا سجدت الصقت بطنھا فی فخذیھا کاستر ما یکون لھا وان اللہ تعالٰی ینظر الیھا ویقول یا ملئکتی اشھدکم انی قد غفرت لھا.

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نماز کے دوران جب عورت بیٹھے تو اپنی ایک ران کو دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ میں جائے تو اپنے پیٹ کو اپنی دونوں رانوں سے ملالے، اس طرح کہ اس سے زیادہ ستر

ہو سکے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! تم گواہ رہو کہ میں نے اس عورت کی بخشش کردی۔ (بیہقی صفحہ ۲۲۳ ج ۲ کنز العمال صفحہ ۵۴۹ ج ۷)

(۵) عن ابی هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التسبيح للرجال والتصفيق للنساء.

ترجمہ

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ (اگر نماز کے دوران کوئی ایسا امر پیش آجائے تو جو نماز میں حارج ہو تو) مردوں کے لئے یہ ہے کہ وہ تسبیح کہیں اور عورتیں صرف تالی بجائیں۔ (ترمذی صفحہ ۸۵ سعید کمپنی۔ مسلم شریف صفحہ ۱۸۱ ج ۱)

(۶) قال ابوبكر بن ابی شيبة سمعت عطاء سئل عن المرأة كيف ترفع يديها فى الصلاة قال حذو ثدييها (وقال ايضا بعد اسطر) لا ترفع بذالك يديها كالرجل واشار فخفض يديه جدا وجمعها اليه جدا وقال ان للمرأة هيئة ليست للرجل.

ترجمہ

امام بخاریؒ کے استاد ابوبکر بن ابی شیبہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاءؒ سے سنا کہ ان سے عورت کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ نماز میں ہاتھ کیسے اٹھائے تو انہوں نے فرمایا کہ اپنی چھاتیوں تک اور فرمایا نماز میں اپنے ہاتھوں کو اس طرح نہ اٹھائے جس طرح مرد اٹھاتے ہیں اور انہوں نے اس بات کو جب اشارہ سے بتلایا تو اپنے ہاتھوں کو کافی پست کیا اور ان دونوں کو اچھی طرح ملایا اور فرمایا کہ نماز میں عورت کا طریقہ مردوں کی طرح نہیں ہے۔ (المصنف لابی بکر بن ابی شیبہ، صفحہ ۲۳۹ ج ۱)

(۷) حدثنا ابو الاحوص عن ابی اسحاق وعن الحارث عن علی رضی اللہ عنہ قال اذا سجدت المرأۃ فلتحتفز ولتضم فخذیھا.

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: جب عورت سجدہ کرے تو سرین کے بل بیٹھے اور اپنی رانوں کو ملالے۔ (بیہقی صفحہ ۲۲۳ ج ۲)

(۸) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ سئل عن صلاۃ

المرأة فقال تجتمع وتحتفز.

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عورت کی نماز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ (سب اعضاء کو) ملالے اور سرین کے بل بیٹھے۔

مذکورہ بالا احادیث اور آثار صحابہ وتابعین سے عورتوں کی نماز کا طریقہ مردوں کی نماز سے واضح طور پر مختلف ہونا ثابت ہوا۔ اب اس بارے میں ائمہ فقہ کا مسلک ملاحظہ فرمائیں:

وفی مذهب الحنفية: وأمّا فی النساء فاتفقوا علی ان السنة لهن وضع اليدين علی الصدر استرلها كما فی البناية وفی المنية: المرأة تضعهما تحت ثدييها. (صفحه ۱۵۶ ج۲ السعاية)

والمرأة تنخفض فی سجودها، وتلزق بطنها بفخذيها لان ذالک استرلها (وفی موضع آخر) وان كانت امرأة جلست علی اليتيها اليسری واخرجت رجليها من الجانب الايمن لانه استرلها الخ.

(صفحه ۱۱۱ ج ۱ هداية)

وفی مذهب المالکیه: ندب مجافاة ای مباعدة (رجل فیه) ای سجود (بطنه فخذیه) فلا یجعل بطنه علیها ومجافاة (مرفقیه رکبتیه) ای عن رکبتیه ومجافاة ضبعیه ای مافوق المرفق الی الابط جنبیه ای عنهما فجافاة وسطاً فی الجمیع وأمّا المرأة فتکون منضمة فی جمیع احوالها (الشرح الصغیر للدر دیر المالکی. ۳۲۹ ج ۱)

وفی مذهب الشافعیة: قال النووی: یسن ان یجا فی مرفقیه عن جنبیه ویرفع بطنه عن فخذیه وتضم المرأه بعضها الی بعض (وقال بعد اسطر) روی البراء بن عازب رضی الله عنهما ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا سجد جنح (وروی جنحی) (والجنح الخاوی) وان کانت امرأة ضمت بعضهما الی بعض لان ذالک استرلها.

(شرح المهذب صفحه ۴۰۴ ج ۳)

وفی مذهب الحنابلة: وفی المغنی: وان صلّت امرأة بالنساء قامت معهن فی الصف وسطا قال ابن قدامة فی

شرحه اذا ثبت هذا فانها اذ صلت بهن قامت فی وسطهن لا تعلم فیه خلافاً بین من رأی لها ان تومهن ولان المرأة یستحب لها التستر ولذالک لا یستحب لها التجا فی الخ (۲۰۲ ج ۲)

مذکورہ بالا احادیث طیبہ، آثار صحابہ وتابعین اور چاروں مذاہب فقہ حقہ کے حضرات فقہائے کرام کی عبارات سے جو عورتوں کی نماز کا مسنون طریقہ ثابت ہوا، وہ مردوں کے طریقۂ نماز سے جدا ہے، عورتوں کے طریقۂ نماز میں زیادہ سے زیادہ پردہ اور جسم سمیٹ کر اعضاء ایک دوسرے سے ملانے کا حکم ہے اور یہ طریقہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک سے آج تک اس امت میں متفق علیہ اور عملاً متواتر ہے۔ آج تک کسی صحابی یا تابعی یا دیگر فقہاء امت کا کوئی ایسا فتویٰ نظر نہیں آیا جس میں عورتوں کی نماز کو مردوں کی نماز کے مطابق قرار دیا ہو، نیز خود اکابر اہل حدیث حضرات اس مسئلہ میں مذکورہ بالا عبارات کے مطابق فتویٰ دیتے رہے ہیں۔ چنانچہ مولانا عبدالجبار بن عبداللہ غزنوی (جو بانی جامعہ ابی بکر گلشن اقبال کراچی کے دادا ہیں) اپنے فتاویٰ میں وہ

حدیث جو ہم نے کنز العمال اور بیہقی کے حوالہ سے نقل کی ہے، اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

"اور اسی پر تعامل اہل سنت و مذاہب اربعہ وغیرہ چلا آیا ہے۔"

نیز اس کے بعد مختلف کتب مذاہب اربعہ سے حوالہ نقل کرنے کے بعد آخر میں نتیجۃً فرماتے ہیں کہ

"غرض کہ عورتوں کا انضمام (اکٹھی ہو کر) اور انخفاض (سمٹ کر اور چمٹ کر) احادیث و تعامل جمہور اہل علم از مذاہب اربعہ وغیرہم سے ثابت ہے اور اس کا منکر کتب حدیث اور تعاملِ اہل علم سے بے خبر ہے۔ واللہ اعلم، حررہ عبد الجبار عفی عنہ"

(فتاویٰ غزنویہ ص ۲۷۔ ص ۲۸، فتاویٰ علمائے حدیث ص ۱۴۹ ج ۳)

جہاں تک اہلِ حدیث حضرات کے دعویٰ کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں نہ تو ان کے پاس کوئی آیت قرآنی ہے اور نہ کوئی حدیث اور نہ ہی کسی خلیفہ راشد کا فتویٰ، البتہ اگر وہ حضرات ام درداء کا اثر استدلال میں پیش کریں جو یہ ہے کہ

"عن مکحول ان ام الدرداء کانت تجلس فی

الصلاۃ کجلسۃ الرجل.

ترجمہ

حضرت ام درداء نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں۔

(المصنف لابن ابی شیبہ ص۲۱۱ ج۱)

تو اس اثر کے بارے میں عرض یہ ہے کہ اس اثر سے استدلال کرنا کئی وجہ سے درست نہیں۔

(۱) پہلی وجہ تو یہ ہے کہ اگر چہ حافظ مزیؒ نے ان کو صحابیہ کہا ہے لیکن دوسرے محدثین وناقدین نے ان کو تابعیہ شمار کیا ہے، لہذا یہ صحابیہ نہیں تابعیہ ہیں اور ایک تابعی کا عمل اگرچہ اصول کے مخالف نہ بھی ہو، تب بھی اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

وفی الفتح وعمل التابعی بمفردہ ولو لم یخالف لا یحتجّ بہ. (ص ۲۵۲ ج ۲)

(۲) بالفرض اگر ان کو صحابیہ بھی مان لیا جائے تو یہ ان صحابیہ کی اپنی رائے ہے اور ان صحابیہ نے نہ ہی کسی اور کو اس کی دعوت دی ہے اور نہ ہی انہوں نے اس فعل پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول وفعل نقل کیا

ہے اور نہ ہی کسی خلیفہ راشد کا فتویٰ نقل کیا ہے، لہٰذا عورتوں کی نماز کے سلسلہ میں امت کے عملی تواتر کے خلاف اس رائے کی پوزیشن ایسی ہی ہے جیسا کہ قرآن حکیم کی متواتر قرأت کے خلاف شاذ قرأت کی ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ کوئی بھی مسلمان شاذ قرأت کے لئے متواتر قرآن حکیم کی تلاوت نہیں چھوڑتا اور نہ ہی کسی دوسرے مسلمان کو اس کی دعوت دیتا ہے۔

(۳) نیز اگر اس اثر کے الفاظ پر غور سے نظر ڈالی جائے تو اس سے جمہور کے قول کی تائید ہوتی ہے، اس لیے کہ اس میں ام درداء کے ہیئت جلوس کو مرد کے ہیئت جلوس سے تشبیہ دی گئی ہے، جس سے یہ بات بھی بخوبی واضح ہوتی ہے کہ ام درداء تو مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں لیکن دوسری صحابیات اور خواتین کا طریقہ نماز مردوں سے مختلف تھا جس کا احادیث بالا میں ذکر ہوا۔

(۴) اگر کسی کو یہ شبہ ہو کہ اگر یہ اثر قابل استدلال نہیں تو پھر امام بخاری نے اس کو اپنی صحیح بخاری میں کیوں ذکر کیا ہے تو یہ شبہ بھی صحیح نہیں ہے، اس لیے کہ امام بخاری نے اس اثر کو اس لیے ذکر نہیں کیا کہ اس سے عورتوں کی نماز کے طریقہ پر استدلال کیا جائے بلکہ صرف اس

بات کی تقویت کے لئے ذکر کیا ہے کہ مردوں کے جلوس کی کیفیت نماز میں کیا ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں رقمطراز ہیں:

"وعرف من رواية مكحول أن المراد بأم الدرداء الصغرى التابعية لا الكبرى الصحابية لأنه أدرك الصغرى ولم يدرك الكُبرى، وعمل التابعي بمفرده ولو لم يخالف لا يحتج به، وإنما وقع الاختلاف في العمل بقول الصحابي كذلك، ولم يورد البخاري أثر أم الدرداء ليحتج به بل للتقوية" (فتح الباری: ج٣، ص٢٢٦)

نیز اگر یہ حضرات "صلّوا كما رأيتموني أصلّي" سے استدلال کریں کہ عورتوں کی نماز مردوں کے مطابق ہے تو یہ استدلال بھی صحیح نہیں، اول تو اس جملہ کا سیاق وسباق ایک خاص واقعہ ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک خاص وفد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیس دن قیام کے لئے آیا تھا، واپسی پر آپ نے ان کو کچھ نصیحتیں فرمائیں، ان میں سے ایک نصیحت یہ بھی تھی کہ

"صلّوا كما رأيتموني اصلّي"

بہر حال! اگر اس جملہ کو سیاق وسباق سے ہٹ کر دیکھیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس حدیث کی عمومیت میں مرد و عورت سمیت پوری امت شریک ہے اور پوری امت پر لازم ہے کہ جو طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ہے، وہی طریقہ پوری امت کا ہو، لیکن یہ واضح ہو کہ اس عمومیت پر عمل اس وقت تک ہی ضروری ہے جب تک کوئی شرعی دلیل اس کے معارض نہ ہو اور اگر کوئی دلیل خصوص کی بعض عمل یا افراد میں اس حکم کے معارض ہو تو اس دلیل خصوص کی وجہ سے وہ بعض افراد یا وہ عمل اس امر کی تعمیل سے مستثنیٰ ہوں گے۔ چنانچہ ضعفاء اور مریض ان احادیث سے جن میں ان کے لیے تخفیف کی گئی ہے اور عورتیں ان تمام احادیث سے جن میں ان کو ستر پوشی اور اخفاء کا حکم دیا گیا ہے، اس حکم سے مستثنیٰ ہوں گے۔ لہٰذا استثنیات کی موجودگی میں اس جملہ سے عورت اور مرد کی نماز میں مجموعی کیفیت اور طریقہ پر مطابقت کا استدلال درست نہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجر الشافعیؒ نے اس بات کو فتح الباری میں ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ:

"وھذا اذا اخذ مفرداً عن ذکر سببہ وسیاقہ اشعر

بانه خطاب للأمة بان يصلوا كما كان فيقوى الاستدلال به على كل فعل ثبت انه فعله فى الصلاة لكن هذا الخطاب انما وقع لمالك بن الحويرث واصحابه كان يوقعوا الصلاة على الوجه الذى راؤه صلى الله عليه وسلم يصليه نعم يشار كهم فى الحكم جميع الامة بشرط ان يثبت استمراره صلى الله عليه وسلم على فعل ذالك الشئ المستدل به دائما حتى يدخل تحت الامر ويكون واجبا وبعض ذالك مقطوع باستمراره عليه واما ما لم يدل دليل على وجوده تلك الصلوات التى تعلق الامر بايقاع الصلاة على صفتها فلا نحكم بتناول الامر فتح. (ص ۲۳۷ ج ۱۲)

لہٰذا احادیثِ بالا اور فقہاءِ امت کی تصریحات کے مطابق سنت یہ ہے کہ عورت سمٹ کر سجدہ کرے اور سمٹ کر بیٹھے، ستر کا زیادہ اہتمام کرے، ہاتھ سینے پر رکھے، ان سب باتوں میں عورت کی نماز مرد کی نماز سے مختلف ہے اور یہی حق ہے اور اسی پر عمل کرنا چاہئے۔

خواتین کا طریقۂ نماز

ذیل میں خواتین کی نماز کا صحیح طریقہ تحریر کیا جاتا ہے، خواتین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی نماز اس طریقہ سے ملا کر دیکھیں اور بار بار دیکھتی رہیں اور ہر نماز اس طریقہ کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کریں اور بچیوں کو بھی اس طریقہ کے مطابق نماز پڑھنے کی مشق کرائیں تا کہ سب کی نمازیں صحیح ہو جائیں۔

نماز شروع کرنے سے پہلے

یہ باتیں یاد رکھیے اور ان پر عمل کا اطمینان کر لیجیے:

(۱) آپ کا رخ قبلہ کی طرف ہونا ضروری ہے۔

(۲) آپ کو سیدھا کھڑا ہونا چاہئے اور آپ کی نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہیئے۔ گردن کو جھکا کر ٹھوڑی سینے سے لگا لینا مکروہ ہے اور بلا وجہ سینے کو جھکا کر کھڑا ہونا بھی درست نہیں، لہٰذا اس طرح سیدھی کھڑی ہوں کہ نظر سجدے کی جگہ پر رہے۔

(۳) آپ کے پاؤں کی انگلیوں کا رخ بھی قبلے کی جانب رہے

اور دونوں پاؤں سیدھے قبلہ رخ رہیں (پاؤں کو دائیں بائیں ترچھا رکھنا خلاف سنت ہے) دونوں پاؤں قبلہ رخ ہونے چاہئیں۔

(۴) دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگلی کا فاصلہ رکھنا چاہیے۔ (امداد الاحکام)

(۵) خواتین کسی موٹی اور بڑی چادر سے اپنے سارے جسم کو اچھی طرح ڈھانپ لیں، جس میں سر، سر کے بال، گردن بازو وغیرہ سب اچھی طرح چھپ جائیں، کیونکہ خواتین کو سارا بدن چھپانا فرض ہے، پیٹ، پیٹھ، کمر، سر، سینہ، بازو، بانہیں، پنڈلیاں، مونڈھے، گردن وغیرہ سب ڈھکے رہیں، ہاں اگر چہرہ یا قدم یا گٹوں تک ہاتھ کھلے رہیں تو نماز ہو جائے گی، کیونکہ یہ تینوں چیزیں ستر سے مستثنیٰ ہیں اور اگر یہ بھی ڈھکی رہیں تب بھی نماز ہو جائے گی۔

نماز کے لیے ایسا باریک دوپٹہ استعمال کرنا جس میں سر، گردن، حلق اور حلق کے نیچے کا بہت سا حصہ نظر آتا رہے، اسی طرح بازو کہنیاں اور کلائیاں نہ چھپیں یا پنڈلیاں کھلی رہیں تو ایسی صورت میں نماز بالکل نہیں ہوگی، لہٰذا نماز کے وقت سارے جسم کو چھپانے کا خاص اہتمام

کریں۔

(۶) اگر نماز کے دوران چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے سوا جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہا جا سکے تو نماز ہی نہیں ہوگی اور اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی مگر گناہ ہوگا۔

(۷) ایسے کپڑے پہن کر نماز میں کھڑی ہونا مکروہ ہے جنہیں پہن کر انسان لوگوں کے سامنے نہ جاتا ہو۔

نماز شروع کرتے وقت

(۱) دل میں نیت کر لیں کہ میں فلاں نماز پڑھ رہی ہوں، زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں۔

(۲) دونوں ہاتھ دوپٹے سے باہر نکالے بغیر کندھوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں۔ خواتین کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائیں۔

(۳) مذکورۂ بالا طریقہ پر ہاتھ اٹھاتے وقت "اللہ اکبر" کہیں پھر دونوں ہاتھ سینے پر بغیر حلقہ بنائے اس طرح رکھیں کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر آ جائے، خواتین کو مردوں کی طرح ناف پر ہاتھ نہ

باندھنے چاہئیں۔

کھڑے ہونے کی حالت میں

(۱) اکیلے نماز پڑھنے کی حالت میں پہلی رکعت میں پہلے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھیں، اس کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھیں، اس کے بعد "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھیں، پھر سورۂ فاتحہ پڑھیں اور جب "وَلَا الضَّآلِّیْنَ" کہیں تو اس کے فوراً بعد "آمین" کہیں، اس کے بعد "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھ کر کوئی سورت پڑھیں یا کہیں سے بھی تین آیتیں پڑھیں۔

(۲) اگر اتفاقاً کسی امام کے پیچھے ہوں تو صرف "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ" الخ پڑھ کر خاموش ہو جائیں اور امام کی قرأت کو دھیان لگا کر سنیں، اگر امام زور سے نہ پڑھ رہا ہو تو زبان ہلائے بغیر دل ہی دل میں سورۂ فاتحہ کا دھیان کیے رکھیں۔

(۳) جب خود قرأت کر رہی ہوں تو سورۂ فاتحہ پڑھتے وقت بہتر یہ ہے کہ ہر آیت پر رک کر سانس توڑ دیں، پھر دوسری آیت پڑھیں، کئی کئی آیتیں ایک سانس میں نہ پڑھیں مثلاً "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" پر سانس توڑ دیں، پھر "الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پر پھر

"مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنَ" پر۔ اسی طرح پوری سورۂ فاتحہ پڑھیں لیکن اس کے بعد کی قراءت میں ایک سے زیادہ آیتیں بھی پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں اور خواتین کو ہر نماز میں الحمد شریف اور سورۃ وغیرہ ساری چیزیں آہستہ آواز سے پڑھنی چاہئیں۔ (بہشتی زیور)

(۴) بغیر کسی ضرورت کے جسم کے کسی حصے کو حرکت نہ دیں، جتنے سکون کے ساتھ کھڑی ہوں اتنا ہی بہتر ہے، اگر کھجلی وغیرہ کی ضرورت ہو تو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں اور وہ بھی صرف سخت ضرورت کے وقت اور کم سے کم۔

(۵) جسم کا سارا زور ایک پاؤں پر دے کر دوسرے پاؤں کو اس طرح ڈھیلا چھوڑ دینا کہ اس میں خم آجائے نماز کے ادب کے خلاف ہے، اس سے پرہیز کریں، یا تو دونوں پاؤں پر برابر زور دیں یا ایک پاؤں پر زور دیں تو اس طرح کہ دوسرے پاؤں میں خم پیدا نہ ہو۔

(۶) جمائی آنے لگے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش کریں۔

(۷) کھڑے ہونے کی حالت میں نظریں سجدے کی جگہ پر رکھیں، اِدھر اُدھر یا سامنے دیکھنے سے پرہیز کریں۔

رکوع میں

رکوع میں جاتے وقت ان باتوں کا خیال رکھیں:

(۱) جب قیام سے فراغت ہوجائے تو رکوع کرنے کے لیے "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہیں۔ جس وقت رکوع کرنے کے لیے جھکیں، اسی وقت تکبیر کہنا بھی شروع کردیں اور رکوع میں جاتے ہی تکبیر ختم کردیں۔

(۲) خواتین رکوع میں معمولی جھکیں کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، مردوں کی طرح خوب اچھی طرح نہ جھکیں۔ (شامی)

(۳) خواتین گھٹنوں پر ہاتھ کی انگلیاں ملا کر رکھیں، مردوں کی طرح کشادہ کرکے گھٹنوں کو نہ پکڑیں اور گھٹنوں کو (ذرا آگے) کو جھکالیں اور اپنی کہنیاں بھی پہلو سے خوب ملا کر رکھیں۔ (درمختار)

(۴) کم از کم اتنی دیر رکوع میں رکیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" کہا جاسکے۔

(۵) رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہونی چاہئیں۔

(٦) دونوں پاؤں پر زور برابر رہنا چاہیے اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے قریب رہنے چاہئیں۔

رکوع سے کھڑی ہوتے وقت

(۱) رکوع سے کھڑی ہوتے وقت اس قدر سیدھی ہوجائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے۔

(۲) اس حالت میں بھی نظر سجدے کی جگہ پر رہنی چاہیے۔

(۳) بعض خواتین کھڑی ہوتے وقت کھڑی ہونے کے بجائے کھڑی ہونے کا صرف اشارہ کردیتی ہیں اور جسم کے جھکاؤ کی حالت ہی میں سجدے کے لیے چلی جاتی ہیں، ان کے ذمے نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے، لہٰذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں، جب تک سیدھی ہونے کا اطمینان نہ ہو جائے، سجدے میں نہ جائیں۔

سجدے میں جاتے وقت

سجدے میں جاتے وقت اس طریقہ کا خیال رکھیں کہ:

(۱) خواتین سینہ آگے کو جھکا کر سجدے میں جائیں، پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھیں، گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔

(۲) سجدے میں خواتین خوب سمٹ کر اور دب کر اس طرح سجدہ کریں کہ پیٹ رانوں سے بالکل مل جائیں، بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں، نیز پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھادیں، جہاں تک ہو سکے انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھیں۔

(۳) خواتین کو کہنیوں سمیت پوری بانہیں بھی زمین پر رکھ دینی چاہئیں۔

(۴) سجدے کی حالت میں کم از کم اتنی دیر گزاریں کہ تین مرتبہ

''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی'' اطمینان کے ساتھ کہہ سکیں، پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اٹھالینا منع ہے۔

دونوں سجدوں کے درمیان

(۱) ایک سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جائیں، پھر دوسرا سجدہ کریں، ذرا سا سر اٹھا کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کرلینا گناہ ہے اور اس طرح کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔

(۲) خواتین پہلے سجدہ سے اٹھ کر بائیں کولہے پر بیٹھیں اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں اور دائیں پنڈلی بائیں پنڈلی پر رکھیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لیں اور انگلیاں خوب ملا کر رکھیں۔

(۳) بیٹھنے کے وقت نظریں اپنی گود کی طرف ہونی چاہئیں۔

(۴) اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' کہا جا سکے اور اگر اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ پڑھا جا سکے تو بہتر ہے، لیکن فرض نمازوں میں یہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، نفلوں میں پڑھ لینا بہتر ہے۔

دوسرا سجدہ اور اس سے اٹھنا

(۱) دوسرے سجدے میں بھی اس طرح جائیں کہ پہلے دونوں ہاتھ

زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔

(۲) سجدے کی ہیئت وہی ہونی چاہئے جو پہلے سجدے میں بیان کی گئی۔

(۳) سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائیں، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔

(۴) اُٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لینا بہتر ہے، لیکن اگر جسم بھاری ہو یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے مشکل ہو تو سہارا لینا بھی جائز ہے۔

(۵) اٹھنے کے بعد ہر رکعت کے شروع میں سورۂ فاتحہ سے پہلے بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں۔

قعدے میں

(۱) قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہو جو دو سجدوں کے درمیان میں بیٹھنے کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۲) التحیات پڑھتے وقت جب "اَشْھَدُ اَنْ لَا" پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں اور "اِلَّا اللہُ" پر گرا دیں۔

(۳) اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں، چھنگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کرلیں اور شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائیں کہ انگلی قبلے کی طرف جھکی ہوئی ہو، بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ اٹھانی چاہئے۔

(۴) "اِلَّا اللہُ" کہتے وقت شہادت کی انگلی تو نیچے کرلیں لیکن باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی تھی، اس کو آخر تک برقرار رکھیں۔

سلام پھیرتے وقت

(۱) دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھنے والی عورت کو آپ کے رخسار نظر آجائیں۔

(۲) سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہونی چاہئیں۔

(۳) جب دائیں طرف گردن پھیر کر "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہیں تو یہ نیت کریں کہ دائیں طرف جو فرشتے ہیں، ان کو سلام کررہی ہیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔

دعا کا طریقہ

(۱) دعا کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے جائیں کہ وہ سینے کے سامنے آجائیں، دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی سا فاصلہ ہو، نہ ہاتھوں کو بالکل ملائیں اور نہ دونوں کے درمیان فاصلہ رکھیں۔

(۲) دعا کرتے وقت ہاتھوں کے اندرونی حصے کو چہرے کے سامنے رکھیں۔

ایک مسئلہ

عورتوں کا جماعت کرنا مکروہ ہے، ان کے لیے اکیلے نماز پڑھنا ہی

بہتر ہے، البتہ اگر گھر کے محرم افراد گھر میں جماعت کر رہے ہوں تو ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہونے میں کچھ حرج نہیں لیکن ایسے میں مردوں کے بالکل پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے، برابر ہرگز کھڑی نہ ہوں۔ (ماخوذ از نمازیں سنت کے مطابق ادا کیجیے و نمازیں درست کیجئے)

فضیلت نماز کی چہل حدیث

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ جل شانہ نے میری امت پر سب چیزوں سے پہلے نماز فرض کی اور قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا۔

(۲) نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

(۳) آدمی اور شرک کے درمیان نماز ہی حائل ہے۔

(۴) اسلام کی علامت نماز ہے۔ جو شخص دل کو فارغ کر کے اور اوقات اور مستحبات کی رعایت رکھ کر نماز پڑھے، وہ مومن ہے۔

(۵) حق تعالیٰ شانہ نے کوئی چیز ایمان اور نماز سے افضل فرض نہیں کی۔ اگر اس سے افضل کسی اور چیز کو فرض کرتے تو فرشتوں کو اس کا حکم دیتے، فرشتے دن رات کوئی رکوع میں ہے کوئی سجدہ میں۔

(۶) نماز دین کا ستون ہے۔

(۷) نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔

(۸) نماز مومن کا نور ہے۔

(۹) نماز افضل جہاد ہے۔

(۱۰) جب آدمی نماز میں داخل ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں، جب وہ نماز سے ہٹ جاتا ہے تو وہ بھی توجہ ہٹا لیتے ہیں۔

(۱۱) جب کوئی آفت آسمان سے اترتی ہے تو مسجد کے آباد کرنے والوں سے ہٹ جاتی ہے۔

(۱۲) اگر آدمی کسی وجہ سے جہنم میں جاتا ہے تو اس کی آگ سجدہ کی جگہ کو نہیں کھاتی۔

(۱۳) اللہ نے سجدہ کی جگہ کو آگ پر حرام کر دیا ہے۔

(۱۴) سب سے زیادہ پسندیدہ عمل اللہ کے نزدیک وہ نماز ہے جو وقت پر پڑھی جائے۔

(۱۵) اللہ جل شانہ کو آدمی کی ساری حالتوں میں سب سے زیادہ یہ پسند ہے کہ اس کو سجدہ میں پڑا ہوا دیکھیں کہ پیشانی زمین پر رگڑ رہا ہے۔

(۱۶) اللہ جل شانہ کے ساتھ آدمی کو سب سے زیادہ قرب سجدہ میں ہوتا ہے۔

(۱۷) جنت کی کنجیاں نماز ہیں۔

(۱۸) جب آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اللہ جل شانہ کے اور اس نمازی کے درمیان کے

پردے ہٹ جاتے ہیں جب تک کہ کھانسی وغیرہ میں مشغول نہ ہو۔

(۱۹) نمازی شہنشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جو دروازہ کھٹکھٹاتا ہی رہے تو کھلتا ہی ہے۔

(۲۰) نماز کا مرتبہ دین میں ایسا ہے جیسا کہ سر کا درجہ ہے بدن میں۔

(۲۱) نماز دل کا نور ہے، جو اپنے دل کو نورانی بنانا چاہے (نماز کے ذریعہ سے) بنالے۔

(۲۲) جو شخص اچھی طرح وضو کرے، اس کے بعد خشوع وخضوع سے دو یا چار رکعت نماز فرض یا نفل پڑھ کر اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہے، اللہ تعالیٰ شانہ معاف فرمادیتے ہیں۔

(۲۳) زمین کے جس حصہ پر نماز کے ذریعہ سے اللہ کی یاد کی جاتی ہے، وہ حصہ زمین کے دوسرے ٹکڑوں پر فخر کرتا ہے۔

(۲۴) جو شخص دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ وہ دعا قبول فرمالیتے ہیں خواہ فوراً ہو یا کسی مصلحت سے کچھ دیر کے بعد، مگر قبول ضرور فرماتے ہیں۔

(۲۵) جو شخص تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے جس کو اللہ اور اس کے فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے تو اُس کو جہنم کی آگ سے بَری ہونے کا پروانہ مل جاتا ہے۔

(۲۶) جو شخص ایک فرض نماز ادا کرے، اللہ تعالیٰ شانہ کے یہاں ایک

مقبول دعا اس کی ہو جاتی ہے۔

(۲۷) جو پانچوں نمازوں کا اہتمام کرتا رہے، ان کے رکوع وسجود اور وضو وغیرہ کو اہتمام کے ساتھ اچھی طرح سے پورا کرتا رہے، جنت اس کے لیے واجب ہو جاتی ہے اور دوزخ اس پر حرام ہو جاتی ہے۔

(۲۸) مسلمان جب تک پانچوں نمازوں کا اہتمام کرتا رہتا ہے، شیطان اس سے ڈرتا رہتا ہے اور جب وہ نمازوں میں کوتاہی کرنے لگتا ہے تو شیطان کو اس پر جرأت ہو جاتی ہے اور اس کے بہکانے کی طمع کرنے لگتا ہے۔

(۲۹) سب سے افضل اوّل وقت نماز پڑھنا ہے۔

(۳۰) نماز ہر متقی کی قربانی ہے۔

(۳۱) اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نماز کو اول وقت پڑھنا ہے۔

(۳۲) صبح کو جو شخص نماز کو جاتا ہے، اس کے ہاتھ میں ایمان کا جھنڈا ہوتا ہے اور جو بازار کو جاتا ہے، اس کے ہاتھ میں شیطان کا جھنڈا ہوتا ہے۔

(۳۳) ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعتوں کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ تہجد کی چار رکعتوں کا۔

(۳۴) ظہر سے پہلے چار رکعتیں تہجد کی چار رکعتوں کے برابر شمار ہوتی ہیں۔

(۳۵) جب آدمی نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو رحمتِ الٰہیہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔

(۳۶) افضل ترین نماز آدھی رات کی ہے مگر اس کے پڑھنے والے بہت ہی کم ہیں۔

(۳۷) میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے اے محمد ﷺ! خواہ کتنا ہی آپ زندہ رہیں، آخر ایک دن مرنا ہے اور جس سے چاہے محبت کریں، آخر ایک دن اس سے جدا ہونا ہے اور آپ جس قسم کا بھی عمل کریں (بھلا یا بُرا) اس کا بدلہ ضرور ملے گا۔ اس میں کوئی تردد نہیں کہ مومن کی شرافت تہجد کی نماز ہے اور مومن کی عزت لوگوں سے استغناء ہے۔

(۳۸) اخیر رات کی دو رکعتیں تمام دنیا سے افضل ہیں۔ اگر مجھے مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو اُمت پر فرض کر دیتا۔

(۳۹) تہجد ضرور پڑھا کرو کہ تہجد صالحین کا طریقہ ہے اور اللہ کے قرب کا سبب ہے، تہجد گناہوں سے روکتا ہے اور خطاؤں کی معافی کا ذریعہ ہے، اس سے بدن کی تندرستی بھی ہوتی ہے۔

(۴۰) حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے کہ اے آدم علیہ السلام کی اولاد! تو دن کے شروع میں چار رکعتوں سے عاجز نہ بن، میں تمام دن تیرے کاموں کی کفایت کروں گا۔ (فضائلِ نماز)

مسبوق کے ضروری مسائل

اس کتاب میں مذکور احکام تمام نمازیوں کے لئے یکساں ہیں، لیکن چونکہ یہ کتاب عموماً حجاجِ کرام کو دی جاتی ہے اور حجاجِ کرام (مرد حضرات اور خواتین دونوں) کو حرمین شریفین میں امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا موقع ملتا ہے، بعض اوقات وہ امام کے ساتھ پوری نماز میں شریک نہیں ہو پاتے، ایک یا ایک سے زائد رکعتیں ان کی رہ جاتی ہیں، اس لئے اس کے مسائل جاننے کی ضرورت پیش آتی ہے، اس ضرورت کے پیشِ نظر مسبوق کے چند ضروری مسائل کو ذکر کیا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ یہ احکام حرمین شریفین کے اماموں کی اقتداء کے ساتھ خاص نہیں ہیں، ہر جگہ کے لئے ہیں۔

مسبوق کی تعریف

مسبوق اس نمازی کو کہا جاتا ہے کہ جس کی ایک یا ایک سے زیادہ رکعات جماعت سے رہ جائیں۔

☆...... اگر کسی نمازی کے ساتھ ایسا ہو جائے تو ایسے شخص کو چاہیے کہ پہلے امام کے ساتھ شریک ہو کر جس قدر نماز باقی ہو، جماعت کے ساتھ

ادا کرے، اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور اپنی باقی رہی ہوئی رکعتوں کو ادا کرے (فتاویٰ ہندیہ: ۱/۹۱)۔ اس کا طریقہ اور اکثر پیش آنے والی چند صورتیں ذیل میں آرہی ہیں۔

مسبوق کا بقیہ نماز ادا کرنے کا طریقہ

مسبوق اپنی رہ جانے والی رکعتوں کو اکیلے نماز پڑھنے والے کی طرح ادا کرے گا، مثلاً امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر پہلے ثناء پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھے گا، اس کے بعد سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ سورت ملائے گا۔ (فتاویٰ ہندیہ: ۱/۹۲)

مسبوق کے لئے ثناء کا حکم

اگر کوئی شخص جماعت میں ایسے وقت میں شریک ہو کہ امام بلند آواز سے قراءت کر رہا ہو جیسے: فجر، مغرب یا عشاء کی نماز میں، تو جماعت میں شامل ہونے والا شخص ثناء نہ پڑھے، اور اگر آہستہ آواز سے قراءت کر رہا ہو جیسے: ظہر اور عصر کی نماز میں، تو ثناء پڑھ لینی چاہیے، پھر اگر ایسے شخص کی کوئی رکعت جماعت سے رہ گئی ہو تو وہ جب امام کے سلام کے بعد اپنی بقیہ نماز پوری کرنے کے لئے کھڑا ہو تو دوبارہ ثناء پڑھے گا۔

اور اگر جماعت میں رکوع یا سجدہ میں آکر ملے تو اگر یہ غالب گمان

ہو کہ ثناء پڑھ کر اس رکوع یا سجدہ میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے گا تو اس صورت میں تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھ کر اُس رکن میں شریک ہو جائے ورنہ ثناء چھوڑ کر اس رکن میں شریک ہو جائے۔

(ردالمحتار:۱/۴۸۸)

ایک رکعت رہ جانے کا حکم

اگر مسبوق کی ایک رکعت رہ جائے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور پہلے ثناء پڑھے، پھر سورۂ فاتحہ پڑھے اور اس کے ساتھ کوئی سورت ملائے، اور رکوع، سجدہ کرنے کے بعد آخری قعدہ کرے، جس میں التحیات، درود شریف اور دعا پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے۔

دو رکعتیں رہ جانے کا حکم

مغرب کے علاوہ باقی نمازوں میں اگر مسبوق کی دو رکعتیں رہ جائیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے، اور دو رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں پہلے ثناء پڑھے، پھر سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت ملائے اور اس کے بعد رکوع، سجدہ کر کے دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے، اس رکعت میں پہلے سورۂ فاتحہ پڑھے، پھر سورت ملائے، اس کے بعد رکوع، سجدہ اور آخری قعدہ مکمل کر کے سلام پھیر دے۔ (فتاوی ہندیہ:۱/۹۱)

(مغرب کی نماز میں ایک یا ایک سے زیادہ رکعتیں رہ جانے کا حکم آگے آرہا ہے)۔

تین رکعتیں رہ جانے کا حکم

اگر ظہر، عصر اور عشاء کی نماز میں تین رکعتیں رہ جائیں تو مسبوق، امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر تین رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرے کہ پہلی رکعت میں ثناء، سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ سورت ملانے کے بعد رکوع، سجدہ کر کے پہلا قعدہ کرے (اس لئے کہ امام کے ساتھ پڑھی گئی ایک رکعت کو ملانے کے اعتبار سے یہ اس کی دوسری رکعت ہے) پھر قعدہ میں التحیات پڑھ کر کھڑا ہو اور اس رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور اس رکعت کے مکمل ہونے پر قعدہ نہ کرے (اس لئے کہ یہ مجموعی طور پر اس کی تیسری رکعت ہے) پھر بقیہ ایک رکعت ادا کرے، اس میں فقط سورۂ فاتحہ پڑھے اور اس کے ساتھ کوئی سورت نہ ملائے، اس کے بعد رکوع، سجدہ اور آخری قعدہ مکمل کر کے سلام پھیر دے۔

(فتاوی ہندیہ: ۱/۹۱)

مغرب کی نماز میں ایک رکعت رہ جانے کا حکم

اس صورت کا بھی وہی حکم ہے جو دوسری نمازوں کی ایک رکعت رہ

جانے کی صورت میں ہے، یعنی امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور پہلے ثناء پڑھے، پھر سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت ملائے، اور رکوع، سجدہ کرنے کے بعد آخری قعدہ مکمل کر کے سلام پھیر دے۔

مغرب کی نماز میں دو رکعتیں رہ جانے کا حکم

اگر مغرب کی نماز میں دو رکعتیں رہ جائیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ان کو اس ترتیب سے ادا کرے کہ پہلی رکعت میں پہلے ثناء پڑھے، پھر سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت ملائے اور اس کے بعد رکوع، سجدہ کر کے قعدہ کرے (اس لئے کہ امام کے ساتھ پڑھی گئی ایک رکعت کو ملا کر مجموعی طور پر یہ اس کی دوسری رکعت ہے) اس قعدہ میں فقط التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، اور بقیہ ایک رکعت پڑھے، جس میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانے کے بعد رکوع، سجدہ کرے، پھر آخری قعدہ مکمل کر کے سلام پھیر دے۔ (فتاوی ہندیہ: ۱/۹۱)

مغرب کی نماز میں تین رکعتیں رہ جانے کا حکم

اس صورت میں مسبوق اسی طریقے سے نماز ادا کرے گا جیسا کہ اکیلے نماز پڑھنے والا شخص مغرب کی تین رکعتیں ادا کرتا ہے، یعنی امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر پہلی رکعت میں ثناء، پھر سورۂ فاتحہ اور اس

کے ساتھ کوئی سورت ملائے گا، پھر رکوع، سجدہ کے بعد کھڑا ہو کر دوسری رکعت ادا کرے گا، جس میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت ملائے گا، اس کے بعد رکوع، سجدہ کر کے پہلا قعدہ کرے گا، جس میں التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے گا اور تیسری رکعت میں فقط سورۂ فاتحہ پڑھے گا، پھر رکوع، سجدہ اور ان کے بعد آخری قعدہ کر کے سلام پھیر دے گا۔

مسبوق کے لئے قعدہ میں شامل ہونے کی صورت میں حکم

اگر مسبوق امام کے ساتھ درمیانی قعدہ میں شامل ہوا اور ابھی التحیات مکمل نہیں پڑھی کہ امام کھڑا ہو گیا تو مسبوق کو التحیات مکمل پڑھ کر کھڑا ہونا چاہیے۔ اسی طرح اگر مسبوق آخری قعدہ میں شریک ہوا اور مسبوق کے التحیات مکمل پڑھنے سے پہلے امام سلام پھیر دے تو مسبوق پہلے التحیات کو مکمل کرے پھر کھڑا ہو کر رہی ہوئی رکعتوں کو ادا کرے۔

(رد المحتار: ۱/ ۴۹۶)

مسبوق آخری قعدہ مکمل پانے کی صورت میں کیا پڑھے؟

مسبوق کو اگر امام کے ساتھ آخری قعدہ پورا ملے تو وہ فقط التحیات پڑھے، (راجح قول کے مطابق اس کے بعد درود اور دعا نہ پڑھے) پھر ایک قول کے مطابق التحیات آہستہ رفتار سے پڑھے تاکہ امام کے سلام

پھیرنے کے قریب فارغ ہو، اور ایک قول کے مطابق التحیات مکمل کر کے شہادتین "اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" کو بار بار پڑھتا رہے۔ (فتاوی ہندیہ: ۱/۹۱)

مسبوق کا امام کے سلام پھیرنے کے وقت شریک ہونا

☆......اگر مسبوق ایسے وقت میں نماز میں شریک ہوا کہ امام سلام پھیرنے کے قریب تھا تو اگر اس نے امام کے سلام پھیرنے سے پہلے تکبیر تحریمہ کہہ لی تو اس کی اقتداء صحیح ہو گئی اگر چہ وہ جھکنے نہ پایا ہو یا بیٹھنے نہ پایا ہو۔ (ماخذہٗ امداد الاحکام: ۱/۵۳۹)

☆......لیکن اگر اس کے تکبیرِ تحریمہ کہنے سے پہلے امام نے سلام پھیر دیا اگر چہ ایک طرف سلام پھیرا ہو تو پھر اس شخص کی امام کے پیچھے اقتداء درست نہیں۔ (رد المحتار: ۱/۳۶۸)

مسبوق کے لئے سجدۂ سہو کے احکام

☆......اگر امام سے کوئی سہو ہو جائے، جس کی وجہ سے وہ آخر میں سجدۂ سہو کرے تو مسبوق بھی اس کے ساتھ ہر حال میں سجدۂ سہو کرے گا، لیکن واضح رہے کہ وہ امام کے ساتھ سلام ہر گز نہیں پھیرے گا بلکہ صرف سجود میں شریک ہوگا۔ نیز واضح رہے کہ اگر مسبوق نے عمداً

(جان بوجھ کر) امام کے ساتھ سجدۂ سہو کا سلام بھی پھیر دیا تو اس عمداً سلام پھیرنے کی صورت میں اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، (اگرچہ وہ مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے سلام پھیرے) لہٰذا اس مسئلہ میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے، بہت سے لوگ اس مسئلہ سے اکثر ناواقف ہوتے ہیں۔ (ردالمحتار: ۱/ ۵۹۹، امداد الاحکام: ۱/ ۵۳۶)

☆...... اگر مسبوق سے امام کی اقتداء کے دوران کوئی سجدۂ سہو واجب کرنے والی غلطی ہو جائے تو اس صورت میں مسبوق کے ذمہ سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا البتہ اگر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی نماز میں مسبوق سے کوئی ایسی غلطی ہو جائے کہ جس سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو مسبوق پر نماز کے آخری قعدہ میں سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا۔ (فتاویٰ ہندیہ: ۱/ ۱۲۹)

☆...... اگر مسبوق نے بھول کر امام کے نماز کے آخر میں سلام پھیرنے پر سلام پھیر دیا، (اور اس کا سلام، امام کے سلام پھیرنے کے کچھ دیر بعد واقع ہوا جیسا کہ عموماً ہوتا ہے) اور اسے ایک سلام یا دونوں سلام کے بعد یاد آیا یا کسی کے یاد دلانے پر خود اس کو یاد آ گیا کہ اس کی کچھ رکعتیں رہ گئی تھیں تو مسبوق یاد آنے پر کھڑا ہو کر اپنی رہی ہوئی رکعتیں مکمل کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرنا اس پر لازم ہوگا۔ (ردالمحتار: ۱/ ۵۹۹)

سفر میں نماز کے چند ضروری مسائل

واضح رہے کہ نیچے ذکر کیئے گئے مسائل سفرِ حج یا سفرِ عمرہ کے ساتھ خاص نہیں ہیں، بلکہ ہر اس شخص کے لئے ہیں جو شرعاً مسافر ہو، لیکن چونکہ یہ کتاب عموماً حجاجِ کرام کو دی جاتی ہے، اس مناسبت سے سفرِ حج اور سفرِ عمرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

☆......جب کوئی شخص عمرے یا حج کے ارادے سے اپنے وطن سے روانہ ہوتا ہے، تو اپنے علاقے کی آبادی سے نکل جانے پر، سفر کے احکام لاگو ہوتے ہیں، چنانچہ تمام راستے میں سفر کے احکام لاگو ہوں گے، اسی طرح اگر جدّہ میں اس کا قیام پندرہ دن سے کم کم ہو جیسا کہ عموماً ہوتا ہے تو اس صورت میں وہاں بھی وہ مسافر شمار ہوگا۔

(درمختار: ۲/۱۲۱)

☆......اسی طرح اگر اس شخص کا صرف مکہ مکرّمہ میں قیام پندرہ دن سے کم ہو تو وہاں بھی مسافر شمار ہوگا اور مدینہ منورہ میں بھی پندرہ دن سے کم قیام کی صورت میں مسافر شمار ہوگا۔ (درمختار: ۲/ ۱۲۴، ۱۲۵)

☆......مسافر اگر اکیلے نماز پڑھے یا مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھے تو ظہر، عصر اور عشاء میں قصر کرے گا، یعنی چار کے بجائے دو فرض ادا

کرے گا، البتہ اگر کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو پوری نماز پڑھے گا۔ (درمختار: ۲/ ۱۲۳، ۱۲۴)

☆......فجر اور مغرب کی نماز میں قصر نہیں ہے، لہٰذا فجر کی نماز ہر حال میں دو رکعت فرض اور مغرب کی نماز میں تین رکعت فرض ادا کرنا ہوں گے۔ (حوالہ بالا)

☆......اگر دورانِ حج کسی شخص کا مکہ میں قیام منیٰ، مزدلفہ اور عرفات کے قیام کو ملا کر مجموعی طور پر پندرہ دن یا اس سے زائد ہو تو یہ شخص مقیم شمار ہوگا اور پوری نماز ادا کرے گا، اس لئے کہ سعودی حکومت نے منیٰ کو مکہ مکرّمہ کا حصہ قرار دیدیا ہے، اور اگر کسی شخص کا دورانِ حج مکہ اور مذکورہ مقامات میں مجموعی قیام پندرہ دن سے کم ہو تو وہ مسافر شمار ہوگا۔ البتہ بعض علماء کرام کی رائے اس سے مختلف ہے، جس شخص کو ان علماء کرام پر اعتماد ہو، وہ ان کی رائے پر عمل کر سکتا ہے۔

(ماخذہ فتاویٰ دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی: ۱۰۰۸/ ۷۸، ۶۸۴/ ۵)

☆......اگر مسافر سفر کر رہا ہو تو اس صورت میں اگر وقت مختصر ہو تو سنتیں اور نوافل چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں، البتہ فجر کی سنتوں کی بہت تاکید آئی ہے اس لئے انہیں نہ چھوڑنا چاہیے۔ البتہ اگر وقت کافی ہو اور جلدی نہ ہو تو سنتیں اور نوافل پڑھ لینے چاہییں۔ بالخصوص

جب مسافر کہیں جا کر قیام کرے، مثلاً مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں، تو اگر چہ اس کا قیام پندرہ دن سے کم کیوں نہ ہو، اسے سنتیں اور نوافل پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیے، کیونکہ اس مبارک سفر سے مقصود ہی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا اور عبادت کے ذریعے زیادہ سے زیادہ اجر وثواب حاصل کرنا ہے، اور سنن ونوافل اس مقصود میں بہت معاون ہیں۔ (ردالمحتار: ۱۳۱/۲) واضح رہے کہ سنن ونوافل میں قصر نہیں ہوتا۔

(فتاویٰ ہندیہ: ۱۳۹/۱)

مسافر امام کے پیچھے مقیم مقتدی کا باقی نماز ادا کرنے کا طریقہ

☆......اگر امام مسافر ہے اور اس کا مقتدی مقیم ہے اور امام دو رکعت پڑھانے کے بعد سلام پھیر دے تو مقیم مقتدی سلام نہ پھیرے، بلکہ سیدھا کھڑا ہو جائے اور اندازاً اتنی دیر خاموش کھڑا رہے جتنی دیر سورۂ فاتحہ پڑھنے میں لگتی ہے، اس کے بعد رکوع، سجدہ عام طریقے سے کرے یعنی اس میں تسبیح وغیرہ پڑھے، پھر چوتھی رکعت بھی اسی طرح مکمل کرے اور آخری قعدہ کرے اور اس میں التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (ردالمحتار: ۵۹۴/۱)

خطباتِ جمعہ

حج کے موقع پر بعض اوقات منیٰ میں جمعہ کا دن آجاتا ہے اور حجاجِ کرام کو جمعہ کی ادائیگی کرنا ہوتی ہے، اس لئے جمعہ کے خطبہ کی ضرورت پیش آتی ہے، اس کے پیشِ نظر جمعہ کے دونوں خطبے ذیل میں تحریر کیے گئے ہیں:

جمعہ کا پہلا خطبہ

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى لِلْجُمُعَةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۝ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ قَدْ غَوٰى وَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا ۝

اِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ ۝ وَخَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ ﷺ ۝ وَاِنَّ خَيْرَ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُهَا ۝ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ

مُحْدَثَاتُهَا ٥ وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ ٥ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ٥

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ وَنَفَعَنِي وَإِيَّاكُمْ بِآيَاتِهِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهُ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ٥

جمعہ کا دوسرا خطبہ

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ لِلْجُمُعَةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ٥ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْأَمِيْنِ أَمَّا بَعْدُ! فَيَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

فِیْ کِتَابِہِ الْکَرِیْمِ o إِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی وَصَامَ o اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ o اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی سَائِرِ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ o اَللّٰهُمَّ اَیِّدِ الْإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَo اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ o اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ o اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ الْإِیْمَانِ o اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ o عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ o

إِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ o

اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْهُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَکْبَرُ.o

(ماخوذ از منتخب خطبات جمعہ و عیدین)

نمازِ جنازہ کے ضروری مسائل

نمازِ جنازہ کا طریقہ

نیت: میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس امام کی اقتداء میں نمازِ جنازہ ادا کرتا ہوں، تکبیریں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور میت کے لئے دعا ہے۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر پہلی تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں اور دونوں ہاتھ باندھ لیں پھر ثنا پڑھیں:

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ
وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَائُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے دوسری تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں اور درود شریف پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ،
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، وَعَلٰی آلِ
اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ
بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا
بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تیسری تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہیں اور

بالغ مرد یا عورت کی میت کے لئے یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا، وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا، وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ

نابالغ لڑکے کی میت کے لئے یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا

نابالغ لڑکی کی میت کیلئے یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہیں اور دونوں جانب سلام پھیر دیں۔

مسئلہ:۔ نمازِ جنازہ کے بعد اجتماعی دعا ممنوع ہے۔

مسئلہ:۔ نمازِ جنازہ کے دوران تکبیریں بغیر سر ہلائے کہنی چاہئیں، یہ غلطی عام طور پر پائی جاتی ہے جس سے بچنا چاہئے۔

مسئلہ:۔ اگر کوئی شخص نمازِ جنازہ میں ایسے وقت پہنچے کہ کچھ تکبیریں ہو چکی ہیں تو اس کو چاہئے کہ آتے ہی فوراً نمازِ جنازہ میں شریک نہ ہو بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرے، جب امام تکبیر کہے تو یہ بھی اس کے ساتھ تکبیر کہے پھر جب امام چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرے تو یہ شخص اپنی باقی ماندہ تکبیریں کہہ کر بغیر کچھ پڑھے سلام پھیر دے۔ (فتاویٰ دار العلوم مکمل ومدلل)

جنازہ لے جانے اور دفنانے کا طریقہ

جنازہ لے جانے کا طریقہ

جنازہ اُٹھانے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ اس کا اگلا داہنا پایا اپنے دائیں کاندھے پر رکھ کر دس قدم چلیں، اور اس کا پچھلا داہنا پایا اپنے دائیں کاندھے پر رکھ کر کم سے کم دس قدم چلیں، اس کے بعد اس کا بایاں پایا اپنے بائیں کاندھے پر رکھ کر دس قدم چلیں، پھر پچھلا بایاں پایا اپنے بائیں کاندھے پر رکھ کر کم از کم دس قدم چلیں تاکہ چاروں پایوں کو ملا کر چالیس قدم ہو جائیں۔ (ھندیہ)

☆ جنازہ قدرے تیز قدم لے جانا مسنون ہے مگر اس قدر تیز نہیں کہ میت ہلنے لگے۔ اور دھکا پیل ہونے لگے اور کندھا دینا مشکل ہوجائے۔ (بحر)

☆ جنازہ کے پیچھے چلنا مستحب ہے، اگر کچھ آدمی آگے ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں، جائز ہے۔ (دُر)

☆ راستے میں کلمۂ شہادت بلند آواز سے پکارنے کا جو رواج ہے یہ جائز نہیں، اسی طرح کوئی اور دعا یا ذکر بلند آواز سے کرنا مکروہ ہے۔ (بحر)

قبرستان میں پہنچنے پر دعا

جب قبرستان میں داخل ہوں تو یہ پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ، اَنْتُمْ سَلَفُنَا، وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُم لَاحِقُوْنَ۔

ترجمہ

سلام ہو تم پر اے قبر والو! اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم سے آگے جانے والے ہو اور ہم پیچھے پیچھے آرہے ہیں اور انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

قبر میں اُتارنے کا طریقہ

☆ میت کو آرام واطمینان سے قبر میں اُتاریں۔

☆ جب میت کو قبر میں اُتاریں تو اُتارنے والا اور دوسرے لوگ یہ پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ پھر میت کو دائیں کروٹ پر قبلہ رُخ لٹا دیں اس کی کمر کو مشرقی دیوار سے لگا دیں، بند کھول کر نکال لیں اور سیمنٹ کے سلیپ یا تختے وغیرہ لگا دیں۔

☆ بعض لوگ میت کو قبر میں چت لٹا دیتے ہیں، اور صرف اُس کا چہرہ قبلہ کی طرف کرتے ہیں یہ صحیح نہیں، حدیث پاک میں اس کی ممانعت ہے۔ (بدائع)

☆ جب قبر میں مٹی ڈالیں تو میت کے سرہانے کی طرف سے مٹی ڈالنا مستحب ہے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر پر ڈالے۔ پہلی مرتبہ پڑھیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ دوسری مرتبہ میں وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری مرتبہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى پڑھیں۔

☆ قبر پر مٹی ڈالنے کے بعد اُونٹ کے کوہان کی طرح قبر کو بنانا چاہیے جس کی بلندی ایک بالشت یا اس سے کچھ زیادہ ہونی چاہیے اور اس پر پانی چھڑک دینا مستحب ہے، دفن کے بعد میت کے سرہانے الٓمّٓ

سے مُفْلِحُوْنَ تک پڑھیں اور پیروں کی طرف اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے سورۂ بقرہ ختم تک پڑھیں۔

☆ قبر کو پختہ بنانا جائز نہیں ہے، حدیثِ پاک میں اس کی ممانعت ہے۔ (شامیہ)

☆ دفن کے بعد کچھ دیر قبر پر ٹھہرنا اور میت کے لئے مغفرت کی دعا کرنا یا قرآن کریم پڑھ کر میت کو اِس کا ثواب پہنچانا مستحب ہے۔

☆ قبر پر اگر بتی جلانا، عرقِ گلاب چھڑکنا، چراغ جلانا، کپڑے یا پھولوں کی چادر چڑھانا جائز نہیں۔ اس سے بچنا چاہئے۔

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

تَمَّتْ

گزارش

اس کتاب سے استفادہ کرنے کے بعد حفاظت سے رکھیے، اگر ضرورت سے زائد ہو تو کسی اور کو دے دیں لیکن براہِ کرم اسے ضائع نہ فرمائیں۔ شکریہ

ہماری چند دیگر مطبوعات

خواتین کا مسجد کی تراویح میں شرکت کا حکم

نماز میں دل کی حفاظت کیجئے

نماز کی بعض اہم کوتاہیاں

نماز فجر اور ہماری کوتاہی

تراویح کے اہم مسائل

خواتین کا طریقہ نماز

دعائے والہانہ

آخری منزل

مکتبۃ الاسلام کراچی